



بھوپتنان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

منعقدہ ۲۵ جون ۱۹۹۳ء، برطابق ۱۵ محرم الحرام ۱۴۱۵ ہجری (بروز شنبہ)

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
-۱	آنغاز کارروائی حلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۲
-۲	وقہ سوالات	۳
-۳	رخصت کی درخواستیں	۲۱
-۴	بجٹ پر عام بحث	۲۱
۱۔	ظهور حسین کھوس	۲۱
۲۔	مولانا عبدالباری	۲۹

بلوچستان صوبائی اسمبلی

- ۱- جناب اسپیکر ----- عبد الوحید بلوچ
- ۲- جناب ڈپٹی اسپیکر ----- مسٹر ارجمند اس بگٹی

افغان صوبائی اسمبلی

- ۱- سیکریٹری اسمبلی ----- مسٹر اختر حسین خاں
- ۲- جوانش سیکریٹری ----- عبد الفتاح کھوسو

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا چھٹا بجٹ اجلاس

مورخ ۲۵ جون ۱۹۹۳ء بمقابلہ ۱۲ محرم الحرام ۱۴۱۵ھجری

(بروز شنبہ)

زیر صدارت جناب ارجمن داس بگٹی۔ ڈپٹی اسپیکر

بوقت تین نجع کریں منٹ (لہ پر) صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

خلافت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالحسین اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لِعَلَّكُمْ

تُرَحَّمُونَ ه وَإِذْكُرْ رَبَّكَ فِينَ نَفْسِكَ تَضَرَّعًا وَ خِيفَةً

وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالاَصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ

الْغَافِلِينَ ه

ترجمہ :- اور (لوگو) جب قرآن پڑھا جایا کرے یعنی پیغمبر تم کو قرآن ساتے ہوں تو (غل نہ
چھاؤ بلکہ) اس کو کان لگا کر سنو اور خاموش رہو عجب نہیں (اس کی برکت سے) تم پر رحم کیا
جائے اور (اے پیغمبر) اپنے جی (ہی جی) گرگرا (گرگرا) اور ڈر (ڈر) کر اور (بست) زور کی آواز
سے نہیں (بلکہ دھیں آواز سے) صبح و شام اپنے پور دگار کو یاد کرتے رہو اور اس کی یاد سے
غافل نہ رہو۔

وقہ سوالات

جناب ڈپٹی اسپیکر :- جزاک اللہ۔ وقفہ سوالات جناب عبدالرحیم شاہوی اپنا سوال نمبر ۸۷ دریافت فرمائیں۔

X ۸۷ نواب عبدالرحیم خان شاہوی :- کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرام مطلع فرمائیں گے کہ ماں سال ۹۵۲-۱۹۹۲ء اور ۹۵۳-۱۹۹۳ء کے دوران ترقیاتی اسکیمیات کی مدد میں وفاقی حکومت کی طرف سے کل کس قدر رقم ملی؟ اور اسی میں سے کس قدر رقم اسکیمیات پر خرچ ہوئی، نیز ضلع مستونگ کی اسکیمیات بعد تحریک کی محکمہ دار تفصیل دی جائے؟

ہٹریکٹر عبدالجید بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات) :- اس سوال کا تعلق وفاقی وزارت برائے منصوبہ بندی و ترقیات سے ہے۔ اس لئے اس کی تفصیلات صوبائی محکمہ منصوبہ بندی و ترقیاتی برآہ راست فوری طور پر فراہم نہیں کر سکتا۔ تاہم وفاقی حکومت کے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال ۹۵۲-۱۹۹۲ء اور ۹۵۳-۱۹۹۳ء میں بلوچستان سے متعلق منصوبہ جات کی فرست آخر پر ملاحظہ ہو۔ اس فرست سے واضح ہے کہ اس میں زیادہ تر اسکیموں کا تعلق قومی و صوبائی سطح سے ہے اور اس فرست میں شامل زیادہ تر اسکیموں کا تعلق جاری منصوبوں سے ہے۔

آخر میں انحریزی گوشوارہ (صلح اتنا صلح ۷۱)

جناب ڈپٹی اسپیکر :- معزز ارائیکین ایوان۔ میں بحیثیت اسپیکر آج پہلی بار اس معزز ایوان میں صدارت کے فرائض سراج نام دے رہا ہوں اور یہ اعزاز مجھے اس معزز ایوان نے ہی ادا کیا ہے جو مظہر شوکت و سطوت ہے۔ دل کی گمراہی اور محبت و اخوت کے مقدس جذبات کے ساتھ جو ہم سب کا منتها ہے مقصود ہے بلوچستان کی فلاج و بہبود اور ملت کی ترقی ہمارا مقصد ہے۔ لہذا ہم سب کی دعا ہے کہ بلوچستان اسمبلی میں ہر قلب مطمئن ہو کہ محبت با جمی سے سرشار ہو کر نیز اتفاق سے سرفراز اور ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر عظمت پاکستان و عزت اہل بلوچستان کے لئے ہم سب کو مصروف تر رکھے اور انتہا روا اختلافات باہم شیر و شکر رہے۔ بلاشبہ منصف مزاج اور متوازن قیادت ہی ملک کے لئے رحمت الہی ہے۔ معزز ارائیکین اب وقفہ سوالات ہے۔ نواب عبدالرحیم شاہ بہوائی صاحب اپنا سوال نمبر ۷۸
دریافت فرمائی۔ (معزز رکن کی غیر موجودگی میں سردار سترا م سکھنے سے سوال نمبر پکارا)

میر عبدالجید بزنجو (وزیر ملکہ پورش و تحفظ حیوانات) :-
جناب جواب آپ کے سامنے ہے (جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا)

جناب ڈپٹی اسپیکر :- سوال نمبر ۱۶۹ مولانا عبدالباری صاحب پوچھیں۔

میر عبدالجید بزنجو (وزیر ملکہ تحفظ حیوانات) :- جناب اسپیکر میرے خیال میں جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ اگر ان کا کوئی ضمنی سوال ہو تو پوچھیں۔
(جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا)

X ۱۶۹ مولانا عبدالباری :- کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وفاقی حکومت نے بلوچستان میں تملن/ گیس کی تلاش کی بابت ملکی و غیر ملکی کمپنیوں کو بلائیک ایٹ کے ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اب تک گیس / تملن کی تلاش کے کام میں

تاخیر کیا و جوابات ہیں تفصیل دی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات :- اس سوال کا تعلق وفاقی حکومت کی وزارت گیس و ٹیل سے ہے۔ مرکزی حکومت کی متعلقہ وزارت سے سوالاتے کے تفصیلی جواب کے لئے مناسب وقت درکار ہو گا۔ تاہم بلوچستان میں او. جی ڈی سی اور غیر ملکی کمپنیوں کے عملے کو عدم تحفظ کی بناء پر گیس و ٹیل کی کنوؤں کی کھدائی پر کام کی رفتارست رہی ہے۔ حکومت بلوچستان نے حال ہی میں او جی ڈی سی اور غیر ملکی کمپنیوں کے بلوچستان میں کام کرنے والے عملے کو تحفظ فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دریں بارہ صوبائی حکومت نے او ڈی جی سی کو صوبے میں کام کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ مرکزی حکومت کی وزارت ٹیل و گیس کی طرف سے بلوچستان میں آئندہ مالی سال ۱۹۹۳-۹۵ کے دوران گیس و ٹیل کی کنوؤں کی کھدائی کی حدف مقرر کرنے کا فیصلہ آئندہ چند ماہ میں کیا جائے گا۔

(ب) جزو (ب) کا جواب جزو (الف) کے جواب میں شامل ہے۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر صاحب وفاقی حکومت نے جیسے میں نے اپنے سوال میں پوچھا ہے ”کیا یہ درست ہے کہ وفاقی حکومت نے بلوچستان میں ٹیل / گیس کی خلاش کے لئے ملکی و غیر ملکی کمپنیوں کو بلاک آلات کئے ہیں۔ یہ میں نے پوچھا ہے۔ بعض بلاک الٹ کرنے کے بارے میں پوچھا ہے لیکن بلاک کی بابت مجھے جواب میں نہیں بتایا گیا کہ کتنے بلاک الٹ کئے گئے؟

وزیر محکمہ تنفس حیوانات :- جناب اسپیکر! الامتحنے کے بارے میں آپ کو بتاتے ہیں۔ اس وقت موئی خیل میں ایک برٹش کمپنی نے سروے مکمل کیا ہے اب گیس کے لئے یہ ثابت ہوا ہے کہ وہاں موجود ہے۔ لہذا سروے کیا جا رہا ہے۔ دوسرا کوہانجنی میں چند ران کے مقام پر بھی اور خاران و مکران کیجی میں بھی سروے شروع کر رہے ہیں۔ اس کے مطابق ڈیزی گینی میں سروے ہو رہا ہے۔ آپ کے سامنے جواب میں ہماری تفصیل موجود ہے۔

مولانا عبدالباری :- جناب ائمکار اوزیر صاحب بلاک تائیں بلاک کن کو الٹ کیا گیا۔

وزیر تحفظ حیوانات :- آپ کو تھاریا ہے مولانا صاحب کہ برٹش کمپنی نے ڈرلنگ مکمل کی ہے۔ کوہلو ایجنسی میں جندران میں مکمل ہوا ہے اور ڈریہ بھٹی میں لوگنی کے قیام پر فی الحال سروے ہو رہا ہے۔

مولانا عبدالباری :- خاران میں بلاک الٹ ہوا ہے۔

وزیر تحفظ امور پرورش حیوانات :- خاران میں سروے ہو رہا ہے۔ علاوہ مکران اور پنجاب میں بھی سروے ہو رہا ہے۔

مولانا عبدالباری :- خاران میں بیس سال سے مارسین کمپنی کو بلاک الٹ کیا گیا ہے۔ شاید وزیر صاحب کو پتہ نہیں ہے۔

وزیر تحفظ حیوانات :- ہم ابھی تک سروے کر رہے ہیں۔ ہمارے نوٹس میں نہیں ہے۔

مولانا عبدالباری :- میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ جو میں نے پوچھا ہے اس کے جواب میں وہ بتا رہے ہیں اس سوال کا تعلق وفاقی حکومت سے ہے۔ مرکزی حکومت کی متعلقہ وزارت سے سوالنا سے کا تفصیلی جواب کے لئے مناسب وقت درکار ہو گا تاہم بلوچستان میں او جی ڈی سی اور غیر ملکی کمپنیوں کے بلوچستان میں کام کرنے والے عملے کو عدم تحفظ کی بناء پر تعلق دیکھیں کہ کنوں کی کھدائی پر کام کی رفتار ست رہی۔ تو جب اس سوال کا تعلق ہی وفاقی حکومت سے ہے تو اپنے اس کا جواب کیوں دیا ہے لیکن جواب تو آپ نے دیا ہے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر خزانہ) :- یہ تو آپ کو خوش کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ سب وفاقی حکومت کی پر اپنی ہے۔ ان کا اختیار ہے۔ ہمارا کوئی تعلق

نہیں ہے۔ ہم لوگ زیادہ سے زیادہ بعض صوبائی حکومت تحفظ کی حد تک ان سے تعلق رکھتے ہیں۔ الائمنٹ کا انکار پوسیجھر ہے۔ الائمنٹ کرنا بھی ان کا کام ہے۔ تاہم اس بارے میں جو تھوڑی بہت معلومات ہیں وہ ذیل ہم نے دے دی ہے۔ تاہم پوری ذیل اس بارے میں وفاقی حکومت ہی دے سکتی ہے۔ باقی یہ فیڈرل گورنمنٹ کا مسئلہ ہے۔

مولانا عبدالباری : جناب اسٹاکر صاحب۔ ایک طرف یہ سوال وفاقی حکومت کے حوالے سے کیا گیا ہے لیکن دوسری طرف صوبائی حکومت کی طرف سے بھی تفصیل دی گئی ہے۔ لہذا یہ متفاہد جواب مجھے دیا گیا ہے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر خزانہ) : صوبائی گورنمنٹ جیسے میں نے کہا ایک چیز ہے صوبائی گورنمنٹ صرف لاءِ اینڈ آرڈر کے سلسلے میں تعاون کر سکتی ہے۔ بہر حال لاءِ اینڈ آرڈر کی وجہ سے البتہ پر اسیں سلو تھا۔

مولانا عبدالباری : ویسے آپ۔ جواب میں سچائی سے کام لیا ہے کہ عدم تحفظ ہے۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ حکومت بلوجستان نے حال ہی میں او جی ڈی سے اور غیر ملکی کپنیوں کے بلوجستان میں کام کرنے والے عملے کو تحفظ فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ فیصلہ کرتے رہے لیکن آپ لوگوں کو پوچش نہیں دے رہے ہیں کون دے رہا ہے پوچش؟

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر) : صوبائی حکومت دے رہی ہے پوچش۔

مولانا عبدالباری : صوبائی حکومت دے رہی ہے پوچش؟ پوچش تو ڈی سی دیتا ہے لیکن آپ کا ڈی سی زیارت تو افغانستان میں بیٹھا ہے جب کہ آپ ڈی سی کے توسط سے پوچش دیتے ہیں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل : ہماری صوبائی حکومت کی کوشش ہے کہ وہ فیڈرل

گورنمنٹ کے تعاون سے ان کو پردیش کوئی بات ہے یا پالیم ہے تو صوبائی حکومت جو بھی کر سکتی ہے ہم جو بھی کر سکتے ہیں وہ اکمل تحفظ دے گی اور وہ بھی وفاقی حکومت کے تعاون سے۔ اگر آپ زیارت کے ساتھ اسے لٹک کرتے ہیں تو دوسری جگہ جناح روڈ پر بھی لوگ مرے ہیں ہر ایک کی اپنی پوزیشن ہے۔ پہلے بھی صوبائی حکومت نے این اوی دیا تھا۔ لیکن آج ہمت کر کے ہماری حکومت نے ہم لوگوں نے کوشش کی ہے کہ آپ لوگ بلوچستان جماں بھی سودے کریں یا کرنا چاہیں ہم نے اجازت دی ہے۔ ان کو این اوی دے دی ہے۔

مولانا عبدالباری : - این اوی کی بات چل رہی ہے۔ وزیر صاحب تھا میں کہ اب تک کتنے این اوی دیئے گئے ہیں؟ بلوچستان کے لئے آپ نے کتنے این اوی دیئے ہیں؟
وزیر خزانہ : - جتنے بھی لوگوں نے مالکے ہیں ہم نے دیئے ہیں۔ ہم نے انکار نہیں کیا ہے۔ میں نے جیسے بتایا ہے جماں تک تھوڑا بست ہمارا تعلق ہے ہم نے نوٹل بلوچستان میں این اوی دیئے ہیں۔

مولانا عبدالباری : - جناب اسپیکر خاران میں مارنسیں کمپنی کو بیس سال میں بلاک دیا گیا ہے لیکن اب تک کام نہیں وہا ہے۔ میری تجویز ہے اس سوال کے لئے روپر ۵۰ کے تحت ایک دن رکھا جائے جیسا کہ روپر میں لکھا ہے۔

وزیر تحفظ محمد حسین حیوانات : - جواب تو آپ کو مل گیا ہے۔

مولانا عبدالباری : - ایک دن اس پر رکھیں۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قاائد ایوان) : - جناب اسپیکر۔ میں مولانا صاحب کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ وہ ضمنی سوال پوچھیں۔ وضاحت سے جس کا ہم جواب بھی دے سکیں۔ لیکن وہ بس زیارت کو لٹک اپ کر دیتے ہیں۔ ذی سی کو اخفاک لے گئے۔

کبھی پروٹیکشن کی بات کرتے ہیں کہ ہم آئل کپنیوں کو پروٹیکشن نہیں دے سکتے۔ کام نہیں ہو رہا ہے۔ وہ مختلفہ پلیسٹری سوال پوچھیں میں ابھی جواب دینا ہوں۔

مولانا عبد الباری :- ضمنی سوال کا جواب تو مجھے نہیں دیا اتموں نے جانب والا۔ یہ روں پچاس میں لکھا ہے کہ اس سوال کے جواب سے پیدا ہونے والے اہمیت عامہ کے معاملہ

جناب ڈپٹی اسپیکر :- مولانا صاحب آپ روں پچاس کے تحت نوش دیں اس کے لئے پھر کوئی دن مختص کیا جائے گا۔

مولانا عبد الباری :- شکریہ جناب اسپیکر

جناب ڈپٹی اسپیکر :- مولانا عبد الباری صاحب سوال نمبر ۲۷۱ کے دریافت فرمائیں۔

X ۲۷۱ مولانا عبد الباری :- کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ وزیر اعلیٰ ہاؤس کو گرا کر دوبارہ تعمیر کرنے کا منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو موجودہ عمارت گرانے کی وجہات کیا ہیں۔ نیز نئی عمارت کی تعمیر کتنا وقت اور خرچ درکار ہو گا؟

وزیر امور پرورش حیوانات :- یہ درست نہیں ہے کہ موجودہ وزیر اعلیٰ ہاؤس کو گرا کر دوبارہ تعمیر کیا جا رہا ہے بلکہ موجودہ عمارت کی توسعہ کی جا رہی ہے اور اس سلسلہ میں ایک اسکیم بھی منظور کی ہے۔ نیز موجودہ عمارت کو بھی استعمال میں لاایا جائے گا۔

(ب) پرانی عمارت نہیں گرائی جا رہی ہے بلکہ اس عمارت کی توسعہ کی جا رہی ہے۔ اس کی لاگت کا تخمینہ ۸۶۷۔۷ الیں ہے اور اس عمارت کی تخلیل میں تقریباً ”دو سال کا وقت“ گے

مولانا عبد الباری : جناب اسکریبلوچستان ایک پسمندہ صوبہ ہے۔ یہاں میں نے ساتھا وزیر اعلیٰ ہاؤس کی عمارت بنانے کے ہارے میں پوچھا ہے میں نے لیکن جواب میں تایا گیا ہے کہ اس کی توسعی کی لگت سترہ اعشاریہ آٹھ لینی ہے۔ یعنی ایک کروڑ ستر لاکھ روپے صرف وزیر اعلیٰ ہاؤس کی توسعی کے لئے اتنا خرچ اور یہ اتنا پسمندہ صوبہ ہے جب کہ وزیر اعلیٰ ہاؤس کی توسعی کے لئے ایک کروڑ ستر لاکھ روپے خرچ ہو رہا ہے۔ دوسری طرف یہ ہمارا بجٹ خسارے میں جا رہا ہے۔ مقصد اس بات کا یہ ہے کہ بے انصافی تو ہمارے گھر سے شروع ہو رہی ہے۔ یعنی وزیر اعلیٰ ہاؤس سے شروع ہو چکی ہے۔

وزیرِ محکمہ امور پرورش و تحفظ حیوانات : مولانا صاحب نے ضمنی سوال تو نہیں پوچھا تقریر البتہ کر دی ہے۔

مولانا عبد الباری : جناب اسکریبل صاحب! میں نے ضمنی سوال پوچھا ہے میں نے تفصیل مانگی ہے۔ یعنی ”یہ نئی عمارت کی تعمیر کتنا وقت اور خرچ درکار ہو گا“ مجھے اس کی وجوہات تائیں اتنی بڑی ضرورت تو نہیں ہے۔ جب کہ بجٹ میں ٹوٹل تقریباً ”چون نئی اسکیمیں ہیں۔ جب کہ یہاں وزیر اعلیٰ ہاؤس کی توسعی پر ایک کروڑ ستر لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل : جناب اسکریبل مولانا عبد الباری صاحب یہ اعتراض کر رہے ہیں کہ آپ کا بجٹ بھی ڈیلفیسٹ Deficit ہے اور آپ ایک کروڑ ستر لاکھ روپے وزیر اعلیٰ ہاؤس پر لگا رہے ہیں۔ مسکلی Basically وہ وزیر اعلیٰ ہاؤس ہے بھی نہیں اور قابو بھی نہیں۔ یہ کشفہ ہاؤس خلاص وقت یہ کشفہ آفس تھا۔ موجودہ ضروریات کے مطابق وہ ہالکل کم تھا۔ اس میں اضافہ بھی پورا نہیں آتا تھا۔ آج وزیر اعلیٰ سکریٹریٹ بن گیا ہے۔ اس میں نئے کروں کی ضرورت ہے اور نئی جگہوں کی بھی ضرورت ہے۔ چونکہ یہ پرانی بلڈنگ

تھی۔ لہذا اس میں کچھ رینیشن Renation کی بھی ضرورت تھی۔ وزیر اعلیٰ ہاؤس کل ایک گیر Grace تو ہونا چاہئے۔ آخر یہ صوبے کا وزیر اعلیٰ ہاؤس ہے اور صوبے کا ہیڈ کو اڑھے۔ اس میں آپ کے فارن کے سفیر بھی آتے ہیں اور فیڈرل نیشن بھی آتے ہیں اور دوسرے لوگ بھی آتے ہیں۔ آپ اگر جا کر دیکھیں تو یہ فیڈرل نیشن کے ایک چھوٹے چھے گھر کے برابر ہے۔ یہ اگر آج بھی ایک کروڑ ستر لاکھ روپے خرچ کرنے کے بعد نہیں بنے گا تو کب بنے گا۔ آپ اس چیز کو کہتے کیوں بنارہے ہیں۔

مولانا عبد الباری : جناب اچکر! وزیر صاحب کے منہ سے یہ بات ٹھلی کہ اشاف بڑھ رہا ہے۔ ایک طرف اشاف بڑھ رہا ہے دوسری طرف عمارت کی توسعے پر ایک کروڑ ستر لاکھ روپے خرچ ہو رہے ہیں۔ یہ دوسری بے انصافی ہے۔ جناب اچکر میں سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب کا وزیر اعلیٰ ہاؤس اور اسکی زبانیش اور آرائش ہوئی چاہئے۔ لیکن پہمانہ صوبہ ہونے کے حوالے سے اور خسارہ بجٹ کے حوالے سے اتنا خرچ کیوں ہو رہا ہے۔

میر عبدالنبي جمالی (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) : جناب والا! مولانا صاحب اگر آپ دوسرے وزیر اعلیٰ ہاؤس دیکھیں گے تو آپ کیسی گے کہ اسے ٹھیک کرائیں۔

مولانا عبد الباری : جناب والا! آپ ان کا بجٹ بھی تو دیکھیں۔ ان کی پیداوار دیکھیں۔ ان کے نیکسز دیکھیں۔ آمدی اور محصولات وغیرہ بھی دیکھیں۔ آپ کی اتنی آمدی ہے؟

میر عبدالنبي جمالی (وزیر) : جناب والا! ہمار کونے دس کروڑ روپے خرچ ہو رہے ہیں۔ یہ تو سوا کروڑ روپے کی بھی بات نہیں ہے۔

مولانا عبد الباری : جناب اچکر! جمالی صاحب کے لئے ایک کروڑ اتنا پیسہ

نہیں ہے لیکن عوام کے لئے بڑا پیسہ ہے۔

میر عبدالنبی جمالی (وزیر) :- جناب والا! آپ اپنے فنڈز سے کچھ عنایت کریں۔ ایم پی فنڈز سے۔

مولانا عبدالباری :- جناب والا! فنڈز تو آپ لوگوں نے ابھی دیئے نہیں ہیں۔ اگر آپ نے دے دیئے تو میں بھی آپ کو عنایت کروں گا۔ وزیر اعلیٰ ہاؤس میں جتنا خرچہ ہوتا ہے اس میں میں بھی چندہ دوں گا۔

میر عبدالنبی جمالی (وزیر) :- جناب والا! تاکہ آپ کا نام ہو جائے کہ اس میں آپ بھی شریک ہوئے۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! جواب صحیح دیں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل :- جناب والا! صحیح جواب ہم نے دے دیا ہے۔ اس کی ضرورت کے مطابق خرچ کر رہے ہیں۔ کنسلٹنٹ نے اس کی ریکوارڈنٹ Requirement رکھی ہے۔ آپ کیا کہتے ہیں کہ کتنا خرچ ہونا چاہئے۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! میں نے ضرورت کے بارے میں پوچھا ہے وہ ضرورت نہیں بتا سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- مولانا صاحب جواب آپ کا ہے۔

نواب ذوالفقار علی گسی (قاکد ایوان) :- جناب اسپیکر! میں اس کیوضاحت کرتا چلوں کیونکہ ڈائریکٹ تنقید مجھ پر ہو رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ ہاؤس جو بن رہا ہے وہ اس کا آفس بن رہا ہے۔ یا اس کے رینزیڈنٹ کا سوال ہے۔ ساری زندگی میں نے اس میں نہیں رہنا۔ اسمبلی بلڈنگ کی ضرورت تھی؟ ہمیں چھوٹی سی اسمبلی بلڈنگ چاہئے۔ وہاں بھی سیشن ہو سکتا ہے۔ ایم پی اے ہو ٹھل کی کیا ضرورت تھی؟ یہاں پر جماں پر آپ لوگ سارے

جاکر رہتے ہیں۔ ہائی کورٹ کی بلڈنگ کی کیا ضرورت تھی؟ یہاں پر اتنی بڑی بلڈنگ ہم نے بنائی ہے یہ انٹیشوشن Institution ہیں۔ یہ بنتے رہیں گے۔ اس میں نہ میں نے ساری زندگی رہنا شہ آپ نے رہنا ہے۔ ایک چیز جب کوئی چھوڑ کر جائے جس میں کسی کا وقار ہو اس صوبے کا وقار ہو۔

جناب ڈیٹی اسپیکر :- میرے خیال میں قائد ایوان کی اس کلینیش کے بعد اس پر مندرجہ کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی۔ سوال نمبر ۸۷ میر ظہور حسین کھوسے۔

X ۷۸۱ میر ظہور حسین خان کھوسے :- کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) حکومت نے مالی سال ۹۵-۹۶ء کے دوران سالانہ ترقیاتی اسکیمیات کے ذمہ میں محکمہ مواثیق و تغیرات، محکمہ آپاٹی و ترقیات، محکمہ پلک ہیلتھ انجینئرنگ، محکمہ تعلیم اور محکمہ زراعت کے لئے حلقوں پی بی ۲۲ جعفر آباد کم نصیر آباد کے لئے نئی اور جاری کون کون سی اسکیمیات شامل کی گئیں ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ سالانہ ترقیاتی اسکیمیات کی منظوری دیتے وقت حزب اختلاف کے اراکین اسیبلی کو اعتماد میں لیا گیا تھا یا نہیں اگر نہیں تو وجہ تلاوی جائے؟

وزیر امور پرورش اور حیوانات :- محدود وسائل کی وجہ سے مالی سال ۹۵-۹۶ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں حلقوں پی بی ۲۲ جعفر آباد کم نصیر آباد کے لئے کوئی نئی اسکیم شامل نہیں کی گئی ہے۔ چند جاری اسکیمیں ہیں جن کے لئے فنڈز مسیا کر دیئے گئے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔

- ۱۔ کلو میٹر روڈ جعفر آباد تھیل۔

- ۲۔ تغیر مکانات رہائشی وغیرہ رہائشی برائے محکمہ پولیس حکومت بلوچستان فیز II مثال کے طور پر پولیس اسٹیشن مویشی فارم، جعفر آباد روڈ نمبر ۲۳۸، سنہڑی، گداخڑ، رہائشی مکانات

برائے ایس۔ ذی۔ پی۔ او۔ ایس = S D P O'S اوست محمد ذیرہ اللہ یار۔
 (ب) چونکہ مالی سال ۹۵-۹۶ء میں کوئی نئی اسکیم اور پی پی اینڈ ایچ اسکیم میں شامل نہیں
 کی گئی ہے لہذا اس کا جواب حقیقتی میں تصور کیا جائے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ :- جناب والا! اس پر میرا خصیٰ سوال یہ ہے کہ
 چار سو ستمائیں کروڑ روپے بجٹ کے لئے رکھے گئے ہیں۔ میں نے سوال کیا تھا کہ آئندہ
 میرے حلقوں میں ۲۲ میں کچھ اسکیم رکھی گئی ہیں تو انہوں نے کہا ہے کہ کوئی بھی اسکیم نہیں
 رکھی گئی ہے۔ حالانکہ سارے بلوچستان میں اسکیم رکھی گئی ہیں۔ تو جناب والا! میرے حلقوں میں
 کیوں ترقیاتی کام نہیں رکھے گئے ہیں؟

میر عبدالجید بزنجو (وزیر) :- جناب اسٹیکر! جناب اسٹیکر جواب میں کہا گیا
 ہے کہ کوئی بھی اسکیم نہیں رکھی گئی ہے۔ جتنی بھی آن گوئنگ اسکیمیں
 On going Schemes ہیں ان کے علاقے میں اس کے لئے فنڈ رکھا گیا ہے۔
 تھوڑا بست جو پیسے ہمارے پاس نجع گئے سو شل ایکشن پروگرام کے تحت پچھیں لاکھ روپے کے
 بارے میں موصوف بمبارہ اس چھٹی پہنچ رہی ہے۔ پچھیں لاکھ روپے کی نئی اسکیم کے لئے ان کو
 واٹر پلائی میں دین گے اور تعلیم میں بھی ان کا بھتاحصہ ہے اس کی چھٹی ان کو جلد پہنچے گی۔ اس
 میں بھی ان کو حصہ دار بنائیں گے یہ ایم پی اے پروگرام کے علاوہ ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ :- جناب والا! مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ
 نشر صاحب جو بتا رہے ہیں کہ نئی ترقیاتی اسکیم میں نہیں رکھا گیا ہے۔ چلو میں ان کی بات مان
 لیتا ہوں۔ جو میرے حلقوں میں آن گوئنگ اسکیمیں ہیں ان کے لئے بھی پیسہ نہیں رکھا گیا۔ یہ
 اسکیمیں ایریکیشن کی ہیں اور روڈز کی ہیں۔ باقی جگہوں پر تو سو سو کلو میٹر پر رکھے گئے ہیں اور
 دس دس کروڑ روپے رکھے گئے۔ لیکن میرے حلقوں میں کوئی دوسرے لاکھ کا کوئی نولہ لاکھ کے کام
 نہیں۔ آن گوئنگ اسکیم میں انہیں ذرا پ کر دیا گیا جب کہ وہاں پر اس پر آٹھ لاکھ سات لاکھ

خرچہ ہو چکا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پیسے ضائع ہو گئے جن ایکمبوں پر کام ہوا۔

میر عبدالجید بزنجو (وزیر) : جہاں تک اس روڈ کے بارے میں اڑتیں کلو میٹر روڈ اس میں سبھی تاجعفر آباد شامل ہے جو پلے ہی آن گونگ ایکمبوں ہیں۔ اس کے لئے ہم نے پیسے رکھا ہے۔

میر ظہور حسین کھوسہ : جناب والا! میں اڑتیں کلو میٹر روڈ میرے حلقتے میں نہیں ہے۔ یہ تقریباً سابقہ چیف منٹر کے حلقتے میں ہے تقریباً تقریباً وہ بھی غبن ہے۔ اس کی ابھی انکو اڑی مکمل نہیں ہوئی ہے اور نہ ہی اس کے خلاف کوئی ایکشن لیا گیا ہے۔ تو میں اصل جواب کی طرف آتا ہوں میرے حلقتے میں ایک روڈ شاغل جاتا ہے۔ یہ تقریباً ڈھانی میل کا حلقتے سے جیکب آباد کو منڈی کو اس سے ایک گھنٹے کا سفر ہے جاتا ہے۔ یہ تقریباً ڈھانی میل کا ٹکرا ہے۔ پچھلے سال اس پر چودہ لاکھ روپے خرچ کئے گئے۔ چودہ لاکھ روپے باقی خرچ ہوئے تھے لیکن اس کو آن گونگ نہیں کیا گیا۔ اس طرح ایک ڈرائیٹریٹ Drainage سسٹم ہے جو میرے علاقے واڑلا گنگ ایریا سے واسطہ رکھتا ہے تو وہاں پر کوئی پچھلے سال اس پر کوئی نولاکھ روپے خرچ ہوئے۔ اس سال انہوں نے دس لاکھ روپے رکھے تھے۔ انہوں نے جو انہوں نے نہیں تھے اسی طرح وہاں پر بھی ایک پٹ فیڈر سب ڈرائیٹری اس پر بھی سولہ لاکھ روپے رکھے گئے تھے۔ پچھلے سال اس پر بھی آٹھ لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ اس سال نویا دس لاکھ روپے اس کے لئے رکھے تھے اس کے لئے بھی پیسے نہیں رکھے۔

میر عبدالجید بزنجو : جناب اسیکرا جیسا کہ انہوں نے ایکمبوں کی نشان وہی کی ہے کل اتوار ہے۔ دفتر کھلیں گے۔ یہ ہمارے پاس آئیں۔ پی اینڈ ذی کے اے سی ایں کو بھی بلا کمیں گے انشاء اللہ انکے لئے پیسے رکھیں گے۔ اگر واقعی وہ آن گونگ ایکمبوں ہیں۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب اسیکرا آپ نے تلقین وہاں کرائی ہے۔

لیکن بجٹ میں کمیں بھی اس کا ذکر نہیں کایا گیا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میرے حلقوے کو ایک پیسے کا ابھی اس کا مطلب یہ ہے کہ میرا حلقہ بلوچستان سے تعلق ہی نہیں رکھتا۔ ترقیاتی اسکیم میں نہ آن گونگ اسکیم میں۔ یہ چاہے اڑتیس کلومیٹر ہے یا بلڈنگ ہیں یا پولیس تھانہ یا سارے میرے حلقوے سے باہر رکھے گئے ہیں تو میں اس پر احتجاج کرتا ہوں اپنیکر صاحب۔

میر عبدالجید بن بنحو (وزیر) : - جناب والا! اب آپ کو تسلی دی گئی ہے۔ اگر آپ کی اسکیم آن گونگ ہے تو انشاء اللہ آپ کو دیا جائے گا۔ آپ احتجاج کیوں کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی اپنیکر : - وزیر صاحب جموروی تقاضوں کو پورا کرنا حزب اقتدار کا فرض اول بنتا ہے۔ سوال نمبر ۱۲ محمد صادق عمرانی کا ہے۔

(سردار محمد اختر مینگل نے محمد صادق عمرانی کی طرف سے دریافت کیا۔)

X ۱۲ محمد صادق عمرانی (سردار محمد اختر مینگل صاحب نے دریافت کیا)

کیا وزیر مواصلات و تغیرات از راہ کرام مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) ایشیاء فاؤنڈیشن اسلام آباد نے ایک معہدہ کے تحت بلوچستان صوبائی اسمبلی سیکریٹریٹ کی لاہوری روپرٹنگ سیکشن، ایمیٹنگ سیکشن اور پرپرنگ سیکشن کی ترقی کے لئے اکیس عدد کمپیوٹر مفت فراہم کئے ہیں اور اس کے استعمال کے لئے اسمبلی کے تیس الہکاروں کو ایشیاء فاؤنڈیشن نے اپنے خرچ پر تربیت دی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسمبلی سیکریٹریٹ نے متعدد بار متعلقہ محکمے سے سرکاری مواصلات کے ذریعے درخواست کی ہے کہ یہ کمپیوٹر ایشیاء فاؤنڈیشن کی بتابی جگہوں پر نصب کرادیے جائیں۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیکریٹری مواصلات و تغیرات نے کمپیوٹر نصب کرنے سے یہ کہ کرمذہت کی ہے کہ ان کے پاس اسمبلی بلڈنگ کے لئے علیحدہ کوئی فنڈ نہیں ہے۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے اپنیکر کے کمرے کا فرنچیز ختنہ حال

ہے اور اس کی درستگی کے لئے بھی سیکریٹری مواصلات و تعمیرات نے فنڈ دینے سے انکار کر دیا

ہے۔

(ہ) اگر جزو (الف) تا (ر) کے جواب اثبات میں ہیں تو مذکورہ کمپیوٹر کی تنصیب اور اپیکر کے کمرے کی درستگی کے لئے حکومت کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو کیوں۔

نواب زادہ چنگیز خان مری (وزیر مواصلات و تعمیرات) :-

(الف) یہ بالکل درست ہے کہ ایشیا فاؤنڈیشن نے بلوچستان اسمبلی سیکریٹریٹ کو اکیس عدد کمپیوٹر بلا معاوضہ فراہم کئے ہیں اور اسمبلی کے اہلکاروں کو تربیت بھی دی ہے جس کا اہتمام محکمہ مواصلات و تعمیرات نے بغیر معاوضہ کے کئے ہیں۔ اس ضمن میں یہ بھی بتانا ضروری ہے کہ کمپیوٹر کے ساتھ ساتھ وی سی آر وی سی پی فونٹ ایشیٹ مشین اور پرنس مشین بھی میا کئے گئے ہیں۔

(ب) جی ہاں درست ہے۔

(ج) یہ بالکل صحیح ہے کہ اسمبلی بلڈنگ کے لئے محکمہ مواصلات کے پاس الگ فنڈ نہیں ہے۔ البتہ ان کے اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اسمبلی کے اسیکر اور سیکریٹری صاحبان کے مشورے سے ایک I - PC - ۸۰۳،۰۰۰ روپے بنائے ہوئے ہیں اور بابت P and D کو بابت منظوری دسمبر ۱۹۹۳ء میں بھجوائی گئی تھی۔ اس PC-I میں اپیکر چیمبر کی درستگی کے لئے مبلغ - ۲۰،۰۰۰ روپے کمپیوٹروں کے لئے فرنچر کی پالائی اور تنصیب کے لئے - ۱،۳۵،۰۰۰ روپے کمپیوٹر اور دوسرے Equipment کی وائزگ کے لئے - ۲،۳۰۰ روپے کی مجموعیں تھیں۔ محکمہ مواصلات کو ابھی تک نہ PC-I کی منظوری ملی ہے نہ مالیات نے فنڈ میا کے ہیں۔ البتہ وزیر اعلیٰ صاحب کے حکم پر ایک لاکھ روپے مہ اپریل ۱۹۹۴ء میں موصول ہو چکے ہیں۔ ان پیسوں سے وائزگ کا کام شروع کروایا گیا ہے۔ اس وقت پرنس مشین روم کی تمام مشینی نصب کر دی گئی ہے اور کمپیوٹر زکی وائزگ کا کام تقریباً

تحمیل کے مراحل میں ہے۔

- (د) مذکورہ PC-I میں ۲۰۲۰۰/- روپے فرنچر کی فراہمی کے لئے ہیں۔ جیسے ہی PCI کی منظوری ہوگی اور فنڈز میا کی جائے گی تو مطلوبہ کام شروع کر دیا جائے گا۔
 (ه) جیسا کہ اوپر واضح کیا جا چکا ہے کہ منظوری اور فنڈز کی فراہمی کے بعد تمام مطلوبہ کام شروع کئے جائیں گے۔

X ۱۳] محمد صادق عمرانی :- کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ضلع نصیر آباد میں سال ۹۳-۹۲ء کے دوران کتنی سڑکیں تعمیر کی گئی ہیں اور ان پر کس قدر لگت آئی ہے تفصیل دی جائے؟

نواب زادہ چنگیز خان مری (وزیر مواصلات و تعمیرات)

- ۱۹۹۲-۹۳ء کے ماں سال میں ضلع نصیر آباد میں مندرجہ ذیل سڑکیں تعمیر کی گئیں ہیں۔
 ۱۔ اوست محمد میراہ روڈ۔ اسکی لمبائی Km ۲۳.۵ ہے اور اس پر دو کروڑ چھینوٹے لاکھ ۵۰ ہزار لگت آئی ہے۔ یہ سڑک فارم نومار کیٹ روڈ پر اجیکٹ فیز I میں بنائی گئی ہے۔
 ۲۔ ڈیرہ مراد جمالی تا چھتر روڈ اس کی لمبائی Km ۲۸ ہے اور اس کی بحالی پر چودہ لاکھ روپے لگت آئی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- سوال نمبر ۱۳ مولانا عبدالباری صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- کوئی ضمنی سوال!

وزیر مواصلات و تعمیرات :- جناب اسپیکر اس کو بھی پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! جواب پڑھا جائے تاکہ ان کو بھی عادت بنے کچھ پڑھنے کی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- نوابزادہ صاحب سوال کا جواب مختصر ہے لہذا اسے پڑھ لیں۔

X ۳۰ مولانا عبدالباری :- کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ موجودہ حکومت نے اب تک کتنے ایس ڈی او اور ایکسین وغیرہ کے تبادلے کئے ہیں۔ نیز کیا مذکورہ ایس ڈی او اور ایکسین وغیرہ نے اپنا Tenure (Tenure) پورا کیا ہے یا اسیں تفصیل دی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات :- موجودہ حکومت کے دور میں تیس ایکسین اور چوالیس ایس ڈی او کا تبادلہ ہوا ہے یہ تمام تبادلے انتظامی وجوہات کی بناء پر سرکاری کام کو احسن طریقے سے چلانے کی خاطر کئے گئے ہیں اور انتظامی وجوہات میں تبادلہ کرتے وقت کو مد نظر نہیں رکھا جاتا۔ مزید برآں پیشتر تبادلے ممبران اسیلی کی سفارشات پر کئے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- اس میں یہ کہا گیا ہے کہ ٹین اور کو مد نظر نہیں رکھا جاتا ہے کوئی اور ضمنی سوال؟

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر ایک تو یہاں سفارشات کی بنیاد پر ٹرانسفر اور پوسٹنگ ہوتی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اس میں کہا گیا ہے تفصیل دی جائے ایکسین XEN مذکورہ ایس ڈی او اپنا Tenure Tenure پورا کیا ہے اس کی تفصیل دی جائے تو Tenure میں لکھا نہیں۔ جب نہیں تو اس کی ہمیں تفصیل دی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- مولانا صاحب جب Tenure Tenure کے پارے میں لکھیں ہے کہ مد نظر نہیں رکھا جاتا تو تفصیل کی چند اس ضرورت نہیں ہے۔

مولانا عبدالباری :- جناب والا ٹرانسفر کے لئے بنیادی شرط ہے۔ Tenure

Tenure انہوں نے کیوں نظر انداز کیا اور ایکسین XEN اور ایس ڈی او کا نام بھی نہیں دیا ہے جگہ بھی نہیں دیا ہے۔

نوازراواہ چنگیز خان مری (وزیر) :- مولانا صاحب آپ نیا سوال دیں آپ کو نام بھی پتا رہیں گے۔ Tenure بھی پتا رہیں گے۔

مولانا عبدالباری :- جناب اپنے اس ٹرانسفر اور پوسٹنگ کے لئے آپ ایک پارلیمانی کمیٹی تشکیل دیں۔ کیونکہ اس میں شاید بہت بد دیانتی ہو رہی ہے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر) :- جناب والا! مولانا صاحب نے کہا کہ بد دیانتی ہو رہی ہے۔ تباہ لے تو ہر دور میں ہوتے رہتے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ آپ کا یہ خیال ہے کہ ہم کسی آفیسر کو بھی ٹرانسفر نہیں کریں۔ آپ سب سے پہلے فوڈ میں آئے تھے آپ نے بھی پہلے اپنے سیکریٹری کو تبدیل کر دیا۔ اس کا کدھر Tenure پورا تھا وہ آج بھی آپ کو بد دعائیں دے رہا ہے۔

مولانا عبدالباری :- جناب اپنے اس کی تواتری بڑی بڑی ٹرانسفرس ہو رہی ہیں تو کسی لحاظ سے ہو رہی ہیں۔ میں نے جو سکریٹری ٹرانسفر کیا تھا جعفر صاحب کے مشورے سے کیا تھا۔ میں آپ کو بلا یا تھا اپنے دفتر اور اس کا Tenure پورا تھا اور ابھی وہ ریٹائرڈ ہے یہ علیحدہ مسئلہ ہے آپ اس کے لئے کوئی پارلیمانی کمیٹی تشکیل دیں۔

میرا عبدالنیبی جمالی (وزیر) :- (پوچھت آف آرڈر) جناب والا! یہ تو ہوتے ہیں پریولیجیز آف نشر Priuliges of Ministers ہر ایک ممبر کے بھی حقوق ہوتے ہیں اور نشر کے بھی حقوق ہوتے ہیں۔ ایک نشر اپنے ٹکنے میں کوئی چینجز لانا چاہتا ہے تو وہ اس کو کر سکتا ہے۔ لہذا اس پر زیادہ بات کرنا میرے خیال میں فضول ہے۔

مولانا عبدالباری :- جناب والا! میرے خیال میں جمالی صاحب بھی زیادہ ٹرانسفر

کر رہا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سیکریٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔
رخصت کی درخواستیں

اختر حسین (سیکریٹری اسمبلی) : سردار محمد طاہر خان لوگی وزیر صنعت نے
ذاتی مصروفیت کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟
(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت
منظور کی جائے؟
(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : جناب محمد صادق عمرانی نے ذاتی مصروفیت کی بناء پر ۲۵ جون
سے ۲۹ جون تک کے لئے اسمبلی کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟
(رخصت منظور کی گئی)

سلامانہ بجٹ ۹۳۔ ۱۹۹۵ء پر عام بجٹ

جناب ڈپٹی اسپیکر : اب بجٹ پر عام بجٹ ہو گی۔
میر ظہور خان کھوسہ : جناب والا بجٹ کے لئے میں نے پہلے سے تو کوئی
درخواست نہیں دی ہے لیکن آج مجھے موقع دیں میں مختصر کچھ عرض کروں۔ میری طبیعت بھی
ٹھیک نہیں ہے۔ میں کچھ مختصرًا کروں یہ میری گزارش ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- میر ظہور حسین کھوہ صاحب۔ میزانیہ پر بحث میں حصہ لیں گے۔

میر ظہور خان کھوہ :- جناب اسپیکر صاحب شکریہ۔ جناب والا انہیں سو چورالے بچانوے کا بجت تقریباً ”پونے پندرہ ارب کا ہے۔ اس پر محیط ہے جو سائز ہے دس ارب وہ نان ڈیپٹمنٹ کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ چار سو ستمائیں کروڑ روپے وہ ترقیاتی اسکیموں میں استعمال کیا جائے گا اور چار سو ستمائیں کروڑ روپے میں بھی زیادہ تر وہ رقمات ہیں جو باہر سے آئیں گی جو سیف پروگرام کی صورت میں ہو گی۔ درلڈینک کی طرف سے یہ ایس ایڈ کی طرف سے اور میرے خیال میں یہ چار سو ستمائیں کروڑ روپے سے بڑھ جائیں گے اور اگر یہ باہر کی رقم نکالیں تو ایک ارب اسی کروڑ روپے کے قریب ہمارا ترقیاتی بجت ہو گا جو بالکل نہ ہونے کے برابر ہے اور ہم بت پہچھے جا رہے ہیں۔ آگے کی طرف نہیں جا رہے ہیں بہرحال میں مختصرًا ”جو اپنے حلقة کی نمائندگی کرتے ہوئے ہوئے کچھ عرض کروں گا ساتھ ساتھ اس کا سارے بلوقستان پر بھی احاطہ ہو گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جس طرح میرے حلقة کو بالکل نظر انداز کیا گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی طرح صوبہ بلوقستان میں باقی حزب اختلاف کے ممبران کے حلقوں کو بھی بالکل نظر انداز کیا گیا ہے۔ یہ من پسند بجت ہے۔ اپنے لوگوں کے لئے بنایا گیا ہے۔ اپنے حزب اقتدار کے لوگوں کے لئے اور ان کے حلقوں کے لئے بنایا گیا ہے۔ اپنے حزب اقتدار کے لوگوں کے لئے اور ان کے حلقوں کے لئے بنایا گیا ہے۔ اور ان حلقوں کے لئے تو رقمات رکھی گئی ہیں۔ چونکہ مجھے اپنا تجربہ ہے اپنے حلقة کا تجربہ ہے تو میرے حلقة کے لئے کوئی بھی نہ چاریہ اسکیموں یا نہ کوئی نئی اسکیموں کے لئے رکھا ہے۔ نہ ترقیاتی اسکیموں کے لئے کچھ رکھا ہے۔ ایک نئی ڈی پائی بھی نہیں رکھی گئی ہے اور اس سے پہلے بھی اپنے ضمنی بجت کی تقریب میں یہ احتجاج کر چکا ہوں۔ میں آپ کو عرض کرتا جاؤں کہ میرے حلقة میں کوٹ شد اور وہ ہے جو میں میں قریب

نچ جاتا ہے اگر جھٹ پٹ۔ ذیرہ اللہ یا رستے چلا جائے تو وہ اس سے میں میل یا اس سے زیادہ پیش میل شارت ہو جاتا ہے تو جتنا شرقی کی ریکٹ ہے اتنا غربی کی ریکٹ ہے تو شرقی کا سارا ریکٹ میرے طبقے سے جیکب آباد سے چلتا ہے۔ جیکب آباد کی منڈی منڈی تک پہنچتا ہے جو کہ ہزاروں کی تعداد میں موڑ کار، بسیں، ٹینکن وغیرہ جاتی ہیں۔ صرف ذیرہ میل کا مکرا ہے بن گیا لیکن باقی ایک ذیرہ میل کے لئے کوئی رقم نہیں رکھا گیا ہے۔ یہ ساری ریکٹ اس وقت بھی اس کچے راستے کو استعمال کرتی ہے اور جیکب آباد کو جاتی ہے۔ اس طرح میں عرض کروں گا کہ جیسا کہ فخر صاحب نے لیکن دلایا ہے کہ کل آپ مینگ رکھیں آجائیں، میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ وہ میری اس اسکیم کو شامل کر لیں تاکہ اس علاقے جو بڑا حلقة ہے وہ کور ہو جائے۔ اس طرح ایریگیشن اسکیم جو میرے طبقے میں تین اسکیمیں شروع کی گئی ہیں ایک جھنڈا تالاب، ڈریچ ستم تھا کیونکہ پٹ فیدر ہر دو سرے سال دہاں برج لگاتا ہے۔ خلاف لگتا ہے تو دہاں پر ڈریچ ستم میں نے پچھلے سال رکھا تھا۔ بلکہ یہ بھی ایریگیشن والوں نے اس کام کے لئے رکھا تھا۔ تو نولاکھ روپے اس میں خرچ ہو چکے ہیں اور اس کے لئے مزید دس لاکھ روپے اس سال رکھنا تھا تو انہوں نے اس کو جاری اسکیموں میں شامل نہیں کیا اس طرح پٹ فیدر کا آربی ہے۔ سب ڈریچ ہے جو ری ماؤنٹنگ ہوتا تھا۔ کچھ کام ہو چکا ہے۔ سات لاکھ روپے سے ہو چکا ہے باقی اس سال ہونا تھا اس کو بھی انہوں نے بالکل نظر انداز کیا ہے اور اس میں کوئی پیسہ نہیں ڈالا ہے۔ جناب اسٹریکٹر صاحب، تھوڑا سا میں پیچھے بھی جاؤں گا میرے طبقے میں تین چارہواڑی اسکیم ہیں جو کہ نامکمل پڑی ہوئی ہیں۔ لیکن کاغذوں میں وہ مکمل ہیں۔ چار پانچ سال سے جو ہے دہاں پر اسٹامپ بھی ہیں اور کاغذوں پر مکمل بھی ہیں۔ ان کے اوپر کسی پر تین لاکھ ہے کسی پر چار لاکھ ہے۔ کسی پر پانچ لاکھ خرچ ہونا ہے۔ پچھلے پانچ سال سے وہ بند پڑے ہوئے ہیں کم از کم دو ڈھائی کروڑ روپے کی یہ اسکیمیں بے کار پڑی ہوئی ہیں تو ان کو میں کوں گا کہ بھکل کیا جائے جب کہ دہاں پر اسٹامپ میں موجود ہے اور دہاں پر ہر ایک واڑ پلائی پر تیس لاکھ پیشیں لاکھ روپے خرچ ہو چکا تھا تو باقی دو چار لاکھ خرچ کر کے اس کو مکمل

کیا جائے تو جس طرح اس واٹرپلائی کے نام میں آپ کو بتاتا ہوں گوئے اکبر خان ہے یہاں بھی چار پانچ سال سے کام بند ہے۔ گوئے سکندر خان ہے یہ بھی تقریباً "چار سال سے بند ہے۔ گوئے بنهور ہے یہ بھی چار سال سے بند ہے۔ گوئے مرغزار ہے یہ میرے حلقة میں آتے ہیں۔ واٹرپلائی ہیں وہ بھی بند ہیں۔ اسی طرح گوئے گذراں ہے وہ بھی دو سال سے کاغذی کارروائی اس کی مکمل ہے اور وہ اشاف بھی تقریباً لگ چکا ہے لیکن کام نہیں کر رہا ہے۔ اس کے اوپر بھی شاید دو تین لاکھ روپے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح ماجھی پور واٹرپلائی اسکیم ہے۔ نئے اسکیمیات پچاس پچاس لاکھ، چالیس چالیس لاکھ روکھ رکھ رہے ہیں۔ لیکن مجھے جو آپ کے اسکیمیات ہیں ان کو چھوڑتے جا رہے ہیں آگے دوڑ رہے اور پیچے چھوڑ رہے ہے افسوس کی بات ہے اس طرح نہیں کرنا چاہئے۔ دوسری بات بیانیہ سے میرے حلقة گوئے مراد علی میں واٹرپلائی کی اسکیم مکمل ہوئی ہے اس کے ساتھ گوئے دبیڈی بھی ہے کوئی تقریباً^{۳۵}

Source

لاکھ روپے سے یہ اسکیم مکمل ہوئی ہے اور ابھی اس کا اشارت ہوتے ہیں اس کا سورس تبدیل ہو گئی ہے۔ کیونکہ وہاں کا انڈر گراؤنڈ واٹر تھا وہ جیسے ہی اشارت ہوا ایک ہفتے کے بعد وہ کڑوا ہو گیا ہر ستم موجود ہے بہتر ہے یا تو اس کا دوسرا انڈر گراؤنڈ سورس ڈھونڈا جائے یا پھر کینال ستم پر اس کو بنایا جائے تاکہ ۳۵ لاکھ روپے ضائع نہ ہوں

Source

کم از کم اس سے پانچ ہزار یا آٹھ ہزار کی آبادی کو اس سے فائدہ پہنچ گا۔ اسی طرح آدم پور واٹرپلائی اسکیم ہے اور خیر دین واٹرپلائی اسکیم ہے جو کہ ۱۹۸۵ء جام مرحوم کے دور میں بنے تھے۔ لوکل گورنمنٹ کے معرفت سے دس دس لاکھ روپے ہیں لیکن محکمہ نے اسے نہیں لیا آج وہ بھی اسی طرح ٹھپ پڑے ہوئے ہیں۔ میں عرض کروں گا کہ وہ بھی محکمہ پیلک ایلٹھ اس کو اپنے حوالے کرے اور اس کو مکمل کرے اور اس کو اشارت کرے تو اس طرح میرے حلقة میں روؤں کی ضرورت ہے جو کہ ۲۳۸ آرڈی کو جاتی ہے۔ بنهور کو جاتی ہے ذریہ بگئی کو جاتی ہے اور پنجاب کو۔ لیکن صرف میرے حلقة میں ایک ہی روؤں ہے جو ۱۹۵۱ء میں بناؤہ سنگل روؤں ہے اور چھوٹا روؤں ہے جو خیر دین تک جاتا ہے اس میں بھی جمیں ہیں۔ ہر سال آٹھ لو

ایکسیڈنٹ نہیں ہوتی ہیں۔ ایکسیڈنٹ میں پچھلے سال ۲۲ آدمی بے چارے وہاں پر شہید ہوئے۔ جمیلوں کی وجہ سے روؤں کی خرابی کی وجہ سے حالانکہ پچھلے سال ایک روؤں جہاں تک مجھے معلوم ہے ایک روؤں رکھا گیا تھا لیکن اس کے اوپر ایک بیسی بھی خرچ نہیں ہوا وہ سارا خرچ ہوا اس کی بھی انکو ارزی کی جائے ایک روؤں پر اگر خرچ ہوا تو وہ کہاں چلا گیا لیکن آن دی اسپاٹ On the Spot وہاں پر کوئی کام نہیں ہوا ہے۔ حیر دین روؤں زیرِ اللہ یار سے حیر دین روؤں میں چاہتا ہوں کہ اس روؤں کو آگے ایکسیڈنٹ کیا جائے جو پہنچوڑ تک جائے۔ پھر ۲۳۸ آرڈر تک پھر زیرِ بگٹی تک یہ راستہ اور پھر یہ راستہ آپ پھر پنجاب پر بھی جاسکتے ہیں اور یہ شارٹ کٹ بھی ہو جائے گا کہ بجائے کہ آپ سندھ جائیں تقریباً "ساتھ ستر میل نجع جائے گا۔ امن و امان علاقے سے آپ کا راستہ نکل جائے گا۔ دوسرا پارٹ واپڈا کا میں عرض کروں گا کہ میرے حلقوے میں تقریباً "چار سو میل واپڈا کی لائن پچھی ہوئی ہے اور وہاں پر گیارہ ہزار کی ایک گڑا اشیش ہے۔ بتی نہ بلنے کے برابر ہے۔ ایز کنڈیشنزو تو چلتے نہیں ہیں۔ پچھے تک نہیں چلتے ہیں۔ چار سال پسلے ایک صحبت پور گڑا اشیش منظور ہوا تھا لیکن اس کے اوپر کوئی کام نہیں ہوا ہے میرے خیال میں مرکزی حکومت نے فائدیا کہ صوبائی حکومت استعمال کرے گی لیکن صوبائی حکومت پر ایئی Priority اور چیزیں دے رہی ہے اور نہ علاقوں کی گڑا اشیشنوں کو دے رہی ہے۔ میرے علاقے کے گڑا اشیش کو پر ایئی نہیں دے رہی ہے۔ حالانکہ وہاں پر اس وقت ۵۲ آرڈر یعنی گریڈ درجہ حرارت ہے۔ بہت زیادہ گرمی ہے اور اگر صحبت پور میں گڑا اشیش بن جاتا ہے تو میرے حلقوے کو تقریباً "تھوڑا بست کور Cover مل جائے گا۔ اسی طرح میرے ایک حلقوے کے ایک مخصوص حلقوے کے علاقے کی بھلی تقریباً دو تین ماہ سے کاٹ دی گئی ہے۔ وہ گڑا اشیش تھل سے اس کا بھلی آتا ہے۔ سندھ سے آتا ہے اس پر تھانہ پہنچوڑ سے اور تھانہ ۲۳۸ آرڈر ہے مال گزار ہے اور اس کی ساتھ چالیس گاؤں ہیں۔ صرف امری و امان کے نام کی وجہ سے چالیس گاؤں کے بھلی کو کاٹ دیا گیا ہے۔ جو کہ سرا سر زیادتی ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ اوپر بات جب پچھلی دفعہ چیف نسٹرنے جب

یہاں صدر صاحب آئے تھے ان سے باقی صوبہ بلوچستان کے بھلی کی بات کی تھی لیکن ہمارے
حلقے کی بھلی سے متعلق بات نہیں کی تھی۔ تو براہم اس وقت انہوں نے نہیں لیا۔ آپ مہمانی
کر کے اس کے اوپر نیک اپ Take up لیں یا تو پھر آپ سندھ سے اشارت کروائیں یا
پھر سندھ سے کٹوا کے اپنے بلوچستان گرد اشیش سے Connect کریں۔ وہاں پر ہر سال
ان دو قمین گرمی کے میونوں میں بھلی بند کیا جاتا ہے۔ جس میں تکنڈرانی ہے۔ گذگور اناڑی
ہے۔ لاشاری ہے اور اسی طرح باجکانی ہے اور سنهڑی دغیرہ ہے۔ میرے حلقہ کا اہم مسئلہ
امن و امان ہے۔ میرے حلقے میں امن و امان بالکل نہیں ہے۔ ہر چوتھے روز موڑ سائیکلیں
چھیننے جاتے ہیں۔ لوگ ان غواہ کے جاتے ہیں۔ پولیس وہاں پر گشت نہیں کرتی۔ ایف آئی آر
داخل نہیں ہوتے۔ بچپنی مرتبہ یہاں امن و امان پر بحث ہوئی تھی میں موجود نہیں تھا۔ صرف
یہ بتایا گیا کہ کونکڑ ڈویلن میں امن و امان نہیں ہے لیکن یہ بات نہیں ہے۔ جعفر آباد میں بھی
امن و امان نہیں ہے۔ وہاں ہالہی میں دو افراد ان غواہ ہوئے ہیں۔ ہر تیسرے چوتھے روز وہاں
سے آدمی اٹھائے جاتے ہیں ایک حید کا جانی نای آدمی قتل ہوا۔ ایک کنڈرانی نای آدمی ہے وہ
قتل ہوا۔ پھر دو آدمی ان غواہ ہوئے۔ وہاں پر امن و امان ہے ہی نہیں میں عرض کروں کہ وہاں
پر امن و امان پر توجہ دی جائے اسی طرح میرے حلقے کے ساتھ یہ زیادتی ہے کہ چالیس کلو میٹر
ایک شاہی ڈیزرت کینال ہے جو بلوچستان اور سندھ کو ملاتا ہے۔ اس کو سندھ والوں نے سیل
کر دیا ہے۔ لیکن اس طرف سے کسی نے بھی آواز نہیں اخھائی کہ بھتی آپ نے کیوں سیل
کر دیا ہے۔ ہمارا اس طرف سودا سلف ہے۔ وہاں سے ہمارا آنا جاتا ہے تو ابھی کام جھے کل
پرسوں کا پتہ نہیں ہے کہ اسے کھول دیا گیا ہے یا نہیں۔ سندھ پولیس نے وہاں پل کے اوپر
دیواریں چن دی ہیں۔ یہ تو ہمارے صوبائی حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس پر نیک اپ لے اور
سندھ حکومت سے بات کرے یا مرکز سے بات کرے تاکہ یہ مسئلہ حل ہو اگر وہ شاہی کے اندر
سے گزرتے ہیں تو ان کے اوپر فائزگ کی جاتی ہے تو دوسرا جو ہے نصیر شاخ کے متعلق میرے
حلقے میں بلکہ میرے ضلع میں بہت سارے کینال ہیں۔ کوئی پندرہ سولہ ڈسٹریکٹری

Distributory ہیں اور ایکشن صرف نصیر شاخ پر ہوئے ہیں اور ان اتحور ائز و اثر کو رمز Unauthorise Water Courses کی تھریں بھی ہیں اور وہ اصل سمنکشن سے اوپر بھی ہیں۔ باقی کینال پر بھی ہیں۔ لیکن صرف نصیر شاخ کیونکہ میرا دہاں سے تعلق ہے۔ صرف نصیر شاخ پر یہ ایکشن لیا گیا۔ میں نے چیف فلش صاحب کو بھی بتایا ہے لیکن باقی کینال پر کوئی بھی ایکشن نہیں لیا گیا تو افسوس کی بات ہے کہ میرے ساتھ کیوں کیا وجہ ہے اس لئے کہ آپ کے ساتھ میرے مخالف ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں وہ آپ کو بھڑکاتے رہتے ہیں۔ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ جمورویت کے لئے کہ آپ صرف ایک کینال کو تو بند کرائیں اس کو اصل سائز میں لا کیں بے شک لا سائز لیکن باقی کینال کے ساتھ ساتھ جوان اتحور ائز ہیں ان کو بھی اتحور ائز کرائیں اور ان کو اصل سائز میں لا کیں۔ اس وقت بھی پیراج جو ہے وہ سفر کر رہا ہے۔ نصر دوسری بات میں ماٹز کے بارے میں بتاؤں گا اپنے علاقے کے پٹ فیڈر کینال کی کیونکہ پچھلی دفعہ یہاں پر بحث چھڑی تھی صادق عمرانی صاحب نے بحث کیا تھا کہ سابق ایم این اے جو ہیں وہ کام کرے ~~جھوڑ رہے ہیں~~ وہ پیدا مانگ رہے ہیں۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ وہ

جناب ڈپٹی اسپیکر : — جناب خان محمد جمالی صاحب تقریر کے دوران بات چیت صحیک نہیں ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسرہ : — مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ صادق عمرانی نے تو غلط بات کی چونکہ وہ سابق ایم این اے ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۶ء سے سابق ویسٹ پاکستان کے جو ہیں یعنی Legislative Member رہے ہیں۔ پھر ۱۹۷۲ء میں ممبر رہے۔ ۱۹۷۷ء میں ممبر رہے۔ اور ان کے اوپر کمسز بنائے گئے۔ ریٹرنسز بنائے گئے وہ خارج کر دیئے گئے لیکن آج تک ان کی اوپر کوئی کیس ثابت نہیں ہوا کہ انہوں نے کوئی پیسہ لیا ہوا ہے۔ بعد میں وہ تمام کمسز خارج کر دیئے گئے۔ جناب اسپیکر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے اس دن بغیر تحقیق کے

چیف منشیر صاحب نے بھی صادق عمرانی کی بات کی تائید کی۔ اس کا مجھے بخوبی علم ہے۔ میں جانتا ہوں کہ وہ کون لوگ ہیں جن کے ایماء پر یہ باتیں کہی گئی ہیں۔ "خصوصاً" وہاں علاقے میں کچھ ٹھیکیدار ہیں ان کو نوازنا کے لئے یہ سب کچھ رنگا گیا۔

علاقے میں تیرہ، چودہ، ڈسٹریکٹ بیوڈر موجود ہیں۔ جو تین لاکھ چھتری ہزار ایکڑ زمین کو آباد کرنے کے لئے کافی ہے۔ لیکن اس کے باوجود دو سو یا ڈھائی سو مانسوں نکال رہے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے غربیوں کی زمینوں کو تباہ کرنے کے لئے آکر کسی کا دس ایکڑ، پندرہ ایکڑ ہے وہ بھی ختم ہو جائے۔ حال ہی میں وہاں ایک دو میشنگھیں ہوئیں۔ میں نے واضح طور پر مانسو کی مخالفت کی اس کے بعد چھپھلا منشیر ایگری گیشن نے بھی علاقے کا دورہ کیا۔ میں خود موجود نہیں تھا۔ علاج کے غرض سے کراچی گیا تھا۔ لیکن علاقے میں موجود لوگوں کی اکثریت نے مانسو کی مخالفت کی۔ صرف ایک قبیلے کے لوگوں نے اس کی حمایت کی۔ حالانکہ ان کی وہاں کوئی زمین نہیں، لیکن اس کے باوجود جو روپورث بنائی گئی وہ صحیح نہیں۔ کیونکہ یورود کریشن چاہتے ہیں کہ یہ کام ہو ماکہ وہ اپنا حصہ بھی وصول کریں۔

جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ میرا حلقة شاید بلوچستان میں نہیں۔ کیونکہ بے روزگاری اتنی زیادہ ہے کہ کسی بھی مجھکے کے وزیر نے میرے حلقة کو میراث کی بنیاد پر توجہ دی ہو۔ میراث میں آجائے تو بھی ان کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ صرف اور صرف اقتصاد پروری ہے۔ اپنے لوگوں کو ملازمت میں لیتے ہیں اور ہمارے حلقة کو خاص کر نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ فرست آف آل تو پوسٹوں کی اخبارات میں تشریف نہیں کرتے اگر کرتے بھی تو گول مول وہ اس طرح کہ میں پوسٹیں ہیں ان کی انترویو کوئی میں رکھ دیتے ہیں۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ پوسٹیں کس ڈسٹرکٹ یا ڈوین کی ہیں۔ جناب اسیکر دوسری بات یہ کہ وہاں نصیر آباد اور جعفر آباد کے تمام سرکاری ملازمین میرے خلاف ہے۔ ایس پی سے لے کر ایس ایچ او تک سارے میرے حریف بننے ہیں۔ چار تھانوں کے اٹاف ان کے اپنے ہیں۔ حتیٰ کہ پٹواری بھی ان کا ہے۔ جب سارا اٹاف ان کا ہو گا تو میرے خیال میں انصاف بھی نہیں ہو گا۔ وہ اپنا من مانی کریں

گے۔ ایم پی اے فیڈز کے بارے میں کچھ کہوں گا کہ بلوجٹان گورنمنٹ نے ایم پی اے کو ڈسکریشن Discretion دی ہے کہ وہ اپنا کام کسی سے بھی کروائیں لیکن میں نے کماکر آپ اس کو بے شک اپن کریں، مقابلہ ہو، شک ہو۔ لیکن اس کے باوجود اس نے ہمارے مخالفوں کو دی ہے۔ مجھے سخت انوس ہے.....

میر عبدالنبی جمالی (وزیر) :- جناب اسپیکر! پاکستان آف آرڈر معزز رکن بحث پر بحث نہیں کر رہا ہے۔

جناب اسپیکر :- بحث تقریر میں کسی بھی موضوع کو وزیر بحث لایا جاسکتا ہے۔

میر ظہور خان کھوسرہ :- اسی طرح جعلی پاس Pan Book رہے ہیں اور جعلی قرضے لئے جا رہے ہیں۔ اس کا تدارک کیا جائے۔ موضوع تو کافی لیا ہے۔ زیادتیاں میرے حلقوں کے ساتھ بہت ہوئی لیکن میں اپنی پارٹی سے کہوں گا کہ کم از کم میرے حلقوں کے ساتھ اتنی زیادہ ہوئی ہے تو ظاہر ہے میرے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ہوا ہو گا۔ میں چاہتا ہوں کہ ہماری پارٹی بحث کو سپورٹ نہ کرے کیونکہ میرے ساتھ زیادتی میرے تمام پارٹی کے ساتھ زیادتی ہے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر :- روپ نمبر ۲۲۰ کے تحت معزز اراکین کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ قواعد و انضباط کا رکن کی معزز رکن کی تقریر کے دوران خاموشی برقرار رکھنی چاہئے۔ جناب مولانا عبدالباری صاحب بحث پر بحث کریں۔

مولانا عبدالباری :- اعوذ بالله من الشیطون الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
مولانا صاحب نے (عربی) قرآن پاک کی آیات تلاوت کیں۔

جناب اسپیکر! معزز اراکین اسمبلی! مسلمان قوم کو اللہ تعالیٰ نے صرف اسلام کی بدولت عزت دی ہے نہ کہ کپڑوں، محلوں اور بگلوں کے ذریعے سے، نہ کہ ایرکنڈیشن گاڑیوں کے ذریعے نہ حکومت کی وزارتوں سے مسلمان قوم کو عزت دی ہے۔ اسلامی تاریخ کے حوالے

سے اسلامی بحث کا تصور حضرت امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور سے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہنچے پرانے کپڑے پہنچنے، اللہ تعالیٰ نے ان کو فاتح بیت المقدس بایا اور اسی طرح تیسرہ اور سرہ کی حکومت کا وارث بنایا۔ جناب امیرکر امیر المؤمنین کی سلطنت لاکھوں مرد میں پر مشتمل تھی۔ لیکن جس وقت ان کا انتقال ہوا رہا تھا تو اپنے بیٹے کو بلا کر کہا کہ پوارے بیٹے جا کر گمراہی کر قرضہ ادا کرو اگر قرضہ ادا نہ ہو سکا تو اپنے اقراب اور احباب سے بھی تعاون حاصل کرو۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمرو بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے اسلاف کی سیرت اور سیاست اور حکومتی معاملات میں کفایت شعرا ری۔ جناب امیرکر ہمارے اکابر نے ہمیں کیا سبق اور درس دیا ہے ہم اس اصل سبق کو بھول گئے ہیں۔ حدیث شرف میں آتا ہے پیغمبر علیہ السلام فرمائے ہیں کہ جب ملک کے ہاتھدار لوگ پالیسی بنائے والے قرآنی آیات کے خلاف پالیسی بنائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو آپس میں لڑائے گا۔ جناب امیرکر آج کے حالات بالکل عین اسی طرح ہیں کہ ہم ایک سوراخ کو بند کرتے ہیں شاہ کو سوراخ اور کھل چلتے ہیں۔ جناب امیرکر جموروت میں اختاب کا عمل بہت مضبوط ہے اور جموروت میں اختاب کا عمل بہ خوف ہو جاتے۔ بلکہ ذاتی معاملات میں بھی خلوص کا امتحان اس وقت شروع ہوتا ہے جب معاملہ اپنے ذات کا ہو۔ اس کی مثال میں دے رہا ہوں ماذرے تک چینی صدر جب انہوں نے چینی قوم پر چینی ریاست میں انقلاب برپا کر دیا تو اس کے پاس صرف دو جوڑے کپڑے تھے اور ایک جوڑا جوتے پن کر دفنز آتے تھے تو لوگوں نے کہا کہ آپ تیرا جوڑا کپڑے ہائیں تو انہوں نے جواب میں کہا کہ جب تک میں چینی قوم کے ہر فرد کے لئے تیرا جوڑا کپڑا نہ بنا دوں اس وقت تک میں تیرا جوڑا نہیں بناؤں گا۔ کارل مارکس کے ہمارے میں تاریخ نے لکھا ہے کہ جب انہوں نے انقلاب برپا کر دیا

مسٹر چکول علی (وزیر) :- جناب امیرکر صاحب جس وقت کارل مارک اور ماذرے تک زندہ تھے ان کا جو نظریہ ہے یہ انہیں گالیاں دیتے تھے۔ ابھی معلوم نہیں کیسی

ہر دوی ہے ان سے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- جناب سچوں صاحب معزز مبرکو تقریر جاری رکھنے دی جائے۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر دور کیوں جائیں ہمارے ملک کے قائد اعظم خود علی جناح بھی اس حکم کے جذبے سے غالباً نہیں تھے۔ کارل مارکس خود سائیکل پر پھر رہے تھے اور سادہ سوکا روئی کھارے تھے قائد اعظم زیارت میں پیار پڑے تھے تو ڈاکٹر نے تجویز پیش کی کہ گورنر جنرل کو علاج کے لئے غیر ملکی ڈاکٹروں کا بندوق است کیا جائے۔ جب قائد اعظم محمد علی جناح کو اس بات کا علم ہو تو فرمایا کہ زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ غیر ملکی ڈاکٹروں کو مت بلاو۔ غیر ملکی ڈاکٹروں سے علاج کرنا ہمارے ملک اور ہمارے خزانے پر بوجھ ہے۔ جناب اسپیکر اس کے بر عکس ہمارے حکمران اور آفیسرز ملک کی ترقی اور عوام کی فلاح کے لئے کیا جذبہ اپنے دل میں رکھتے ہیں تو اس کا اندازہ ایک اخباری واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ خیر ایجنسی کے ایک ڈی ایس پی کے لئے سرکاری گاڑی میں تیس لاکھ میزدھ روزانہ ایک پاؤ روپی لائی جاتی تھی جب اس ڈی ایس پی کا واقعہ کسی مجلس میں سنایا گیا تو بڑے افسروں نے کہا کہ یہ اتنا بڑا واقعہ تو نہیں ہے۔ ہمارے ایم بار شل صاحب کی بیکم صاحب دوسرے شریمن ایک چینی جوڑا لینے گئی تھیں جس کو لانے کے لئے جماز بھیجا پڑا۔

مسٹر عبد اللہ بابت (وزیر) :- جناب اسپیکر صاحب ان کا اردو کا تسلیم صحیح نہیں ہے، پشوٹ میں تقریر کریں۔

مولانا عبدالباری :- جب آپ جنوبی پشوٹ نواہ بنائے آزاد پشوٹستان بنائے تو پھر ہم پشوٹ میں تقریر کریں گے۔ جناب اسپیکر پڑھ نہیں کہ ان لوگوں کو کیوں اپنے اکابر کی تاریخ بدتر کی۔

میر عبدالنی جمالی (وزیر) :- ہمیں اپنے اکابر کی تقریر اور ان کے نام بہت

پند ہیں۔ لیکن جو آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کارک مارکس سے ملا دیا مریانی کر کے ماوزے تک سے تو نہ ملائیں۔

مولانا عبد الباری :- جناب اپنیکر شخصی زندگی کے حوالے سے چاہے کارس مارکس ہو چاہے ماوزے تک ہو، شخص زندگی کے حوالے سے یہ عدل اور انصاف کے مالک تھے۔

مسٹر عبید اللہ بابت (وزیر) :- جناب اپنیکر صاحب یہ ماوزے تک ہے یا تو تک ہے؟

مولانا عبد الباری :- جناب اپنیکر صاحب یہ تو تک ہے پاریمانی دور حکومت میں سادگی کا ایک زندہ مثال سابق وزیر اعلیٰ مولانا مفتی محمود رحمت اللہ علیہ کہ انہوں نے اپنے وزیر اعلیٰ ہاؤس کے آرائش اور زیباٹ کے لئے ایک پیسہ خرچ کرنا گوارہ نہیں کیا اور پرانے اور بوسیدہ فرنچ پر اتفاق کیا اور جب کوئی وند ملاقات کرنے کے لئے ان کے پاس آتا تو وہ ہمیشہ وزیر اعلیٰ ہاؤس کے سبزہ زار پر لوگوں کے مسائل سنتے تھے اس عمل کو انہوں نے وزیر اعلیٰ کے شان کے خلاف نہ جانا بلکہ سنت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے ان کے وزیر اعلیٰ ہاؤس کا دروازہ ہر عام و خاص کے لئے کھلا رہتا تھا۔ جناب اپنیکر صاحب میں خود پشاور میں طالب علم تھا تو وہاں کے جوبوڑھے لوگ تھے وہ بتلار ہے تھے کہ مفتی محمود رحمت اللہ علیہ کے وزیر اعلیٰ ہاؤس کے نزدیک کوئی سرکاری فنکشن ہوتا تھا تو وہ سرکاری فنکشن میں پیدل جاتے تھے جناب اپنیکر۔

مسٹر عبید اللہ بابت (وزیر) :- مفتی صاحب نے اپنی انگلی کا علاج لندن میں کیا، صرف انگلی کا۔

مولانا عبد الباری :- جناب اپنیکر میرے خیال میں اپنے اکابر پر اگر تقدیم کر رہے ہیں تو آپ کے اکابر نے بھی نوکری اٹھائی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- اگر کوئی معزز رکن تقریر کر رہا ہو تو اس کے دوران مداخلت نہ کریں۔

مولانا عبدالباری :- پرست کے بارے میں صادق نے آپ کو بتا دیا اسی دن اپنے اکابر کی اگر صفت ہو سکتی ہے تو کریں مگر نہ مت اچھی نہیں۔ جناب اسپیکر! اب ۱۹۹۳ء-۹۵ء کے بحث کا ہم ایک جائزہ لیتے ہیں۔ تاریخ کے حوالے سے جناب بحث کی ابتداء حضرت فاروق سے ہوئی ہے۔ پہلے بحث سازی حضرت عمر نے کی تھی اور انہوں نے اپنا بحث تین شعبوں میں تقسیم کیا تھا ایک شعبہ عدل و انصاف و سرا شعبہ احتساب اور تیسرا شعبہ نظارہ یعنی ناظر جناب اسپیکر بحث کا لفظ فرانسیسی زبان کا لفظ ہے۔ ہمارے مطالعے کے مطابق بحث کے معنی مزانیہ آمدنی اور خرچ کرنے کا گوشوارہ ہے۔ ٹوٹی بحث جو صوبائی حکومت نے وزیر خزانہ کے توسط سے پیش کیا اس کا تخمینہ ۱۲ ارب ۹۶ کروڑ ہے۔ جس میں غیر ترقیاتی اخراجات کے لئے ۱۰ ارب ۶۳ کروڑ مختص کئے گئے اور ترقیاتی اخراجات کے لئے ۱۲ ارب ۷۲ کروڑ مختص کئے گئے۔ جب کہ اصل امداد و شمار کے حوالے سے کچھ اس طریقے سے بنتے ہیں کہ غیر ملکی آمدنی جو ترقیاتی اخراجات میں صوبے کو ملے ہیں وہ ۱۰ ارب ۹ کروڑ ہیں۔ غیر ملکی امداد کو علیحدہ کر کے صوبے کا اپنا ترقیاتی بحث میں ۱۲ ارب ۱۸ کروڑ روپے رہ جاتے ہیں۔ جس میں ۳۰ کروڑ روپے کسارے کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد صوبے کا ترقیاتی بحث صرف ایک ارب ۹۵ کروڑ روپے کی قابل رقم رہ جاتا ہے جو ایک غیر متوازن اور غیر منصفانہ بحث ہے۔ جناب اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کل بحث میں سے ۸/ایعنی آٹھواں حصہ ترقیاتی امور پر خرچ ہو گا۔ ایک سو آٹھواں حصہ ترقیاتی امور پر خرچ کیا جاتا ہے اور ۱۲ ارب روپے کی نسبت ایک ارب ۲۵ کروڑ ترقیاتی امور پر خرچ کیا جاتا ہے۔ جب کہ بحث کا مقصد صوبے کو خوشحال اور ترقیاتی بنانا ہے۔ یہی مقصد یہاں نہ فتوت نظر آتا ہے۔ جناب اسپیکر قوی مالیاتی کیش کے توسط سے بلوچستان صوبے کو محصولات کی شکل میں صرف ۲ ارب ۳۶ کروڑ روپے ملتے ہیں۔ سیلز ٹکس Sales Tax میں انکم ٹکس میں کپاس پر ایکسپورٹ ڈپٹی چینی پر ٹکس

تمبا کو ایکسپورٹ ڈیوٹی سنده اور پنجاب کی تجویز پر قومی مالیاتی کمیشن مندرجہ بالا مخصوصات کی آمنی کو آبادی کے نتالب پر چاروں صوبوں پر آبادی کا معیار بنا کر یہی فصلہ سارے صوبوں پر لاگو کر دیا ہے۔ جب کہ یہ اور یہی فصلہ ہمارے صوبے کے لئے سراہنستان ہے۔ ہمارے ناقص ذہن کے مطابق ہمارے صوبے کو اگر پورا حق ملتا ہے، جائز حق ملتا ہے تو اسی جائز حق کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ ہم آبادی اور رقبے کو دونوں کو اکٹھا کر کے دونوں کی نتالب کی بنیاد پر مخصوصات میں مرکزی حکومت کے مخصوصات میں اپنا حصہ مانگیں۔ لیکن بار بار قومی مالیاتی کمیشن کی مینگ ہوئی ہے۔ ہمارے نمائندے گئے تھے۔ شاید وزیر اعلیٰ صاحب خود بھی گئے تھے۔ لیکن حکومت بلوچستان کا نمائندہ اپنا یہ جائز حق تسلیم کرنے میں پورے طور پر ناکام رہا۔ جناب وزیر اعلیٰ صاحب بار بار اسلام آباد جاتے رہتے ہیں۔ لیکن جناب اسیکر ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب بھی مرکز کے ساتھ بہتر تعلقات کے بارے میں اخبارات میں بیانات چھپتے رہتے ہیں۔ شاید ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کی اکثر مصروفیات اسلام آباد میں بلوچستان کے غصب شدہ حقوق ملنے اور لانے کی بجائے اکثر وقت وہ اپنی کرسی پہنچانے کے لئے اپنی مصروفیات کے لئے اپنا وقت وقف کیا ہے۔ دنیا میں زندہ رہنے کے دو اصول ہیں۔ مانگ کے کھاؤ یا چھین لے کھاؤ جناب اسیکر اگر بلوچستان کے ۹۵-۱۹۹۳ء کے پیش کردہ بجٹ سے پہلے اسی تنازع کو مرکز کے ساتھ طے کر لتا تو صوبہ بلوچستان کے مخصوصات کی مدد میں ۳۶ ارب ۵۰ کروڑ کی بجائے ۳۰ ارب روپے ملتے تھے اور اس وقت ہمارا کل بجٹ ۱۲ ارب کی بجائے ۵۰ ارب کا ہوتا تھا۔ جناب اسیکر صاحب وزیر خزانہ صاحب نے بجٹ تقریر میں گیس کی آمنی اور اضافے کے حوالے سے وزیر اعظم کا شکریہ ادا کیا گیا ہے لیکن یہی شکریہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ بجٹ ۹۳-۱۹۹۵ء میں گیس ڈیوپمنٹ سرچارج کی مدد میں ۲ ارب ۸۳ کروڑ روپے دیئے گئے تھے جو پچھلے سال کی نسبت ۵۳ کروڑ روپے کم ہیں۔ کیا ۵۳ کروڑ روپے کم دیئے پر ہمارے وزیر خزانہ صاحب شکریہ ادا کر رہے ہیں جو ہمارے صوبے کے ساتھ سراہنستان ہے، جبر ہے اور استبداد ہے۔ ہمارے وزیر خزانہ صاحب نے اس جبر پر مرکز کا شکریہ کیوں ادا

کیا؟ جناب اپنے احترام سے میں کہتا ہوں کہ اس چیز میں ہماری حکومت اور ہمارے وزیر خزانہ صاحب بھی شریک ہیں۔ جناب اپنے گیس ایک علیہ خداوندی ہے اور جناب اپنے گیس کی پوری آمدی سے گیس کی پوری رائیلی اور معاوضہ بلوچستان کو دیا جائے تو ہمارے بلوچستان کی حالت بہتر ہو سکتی ہے۔ یعنی حالات بدل سکتے ہیں۔ بشرطیکہ اس حق کو حکومت بلوچستان مرکز سے تسلیم کرو اکر حاصل کرے۔ جناب اپنے گیس کو گیس کا ریٹ معلوم ہے؟ پورے ملک میں یہاں پر گیس زیادہ نہ لکھتی ہے۔ اثناء اللہ تعالیٰ ساتھ فیصلہ بلوچستان سے تعلق ہے، تیس فیصلہ صوبہ سندھ میں نہ لکھتی ہے۔ لیکن سندھ میں جو گیس نہ لکھتی ہے اس کی قیمت کچھ ہے اور ہماری گیس کی قیمت کچھ اور ہے۔ سندھ کی گیس کی قیمت گیارہ روپے فی مکعب فٹ ہے جب کہ ہماری گیس کی قیمت پانچ روپے فی مکعب فٹ ہے یہ گیارہ اور پانچ روپے کا فرق۔ آپ دیکھیں اس میں نصف سے زیادہ کافی صاف ہے۔ یہ ہمارے صوبے کے ساتھ بڑی زیادتی ہے۔ بڑی بے انصافی ہے کہ بلوچستان کی گیس کی کوالٹی خراب ہے۔ میں نے مرکز کے کسی نمائندے سے سنا ہے کہ دنیا جہاں میں بلوچستان کی گیس کی کوالٹی مشور ہے۔ جناب اپنے اس حوالے سے دوسری زیادتی یہ ہے کہ زیادہ گیس یہاں ساتھ فیصلہ بلوچستان سے نہ لکھتی ہے جب کہ گیس کمپنی کا ہیڈ آفس صوبہ سندھ کراچی میں ہے۔ انہوں نے بتایا یہ تھا کہ فیدرل یونیٹی میں مرکز کے محصولات جناب اپنے گیس کی مد میں ایک کروڑ میں لاکھ ظاہر کی گئی ہے جو صوبے کے سے حاصل ہوتی ہے۔ صوبہ کی آمدی وزیر خزانہ نے اپنی تقریر میں پچاس کروڑ ظاہر کی ہے۔ اس میں پر اپریل یعنی جائیداد میں کی مد میں ایک کروڑ میں لاکھ ظاہر کی گئی ہے جو صوبے کے خواہ کی ساتھ ایک مذاق ہے۔ اگر پرانشل لمکسدر سمجھ معمون میں وصول کیا جائے اور اس نیکس کی چوری کو ختم کیا جائے تو دھوئی سے کہہ سکتا ہوں کہ صرف پرانشل نیکس سے ہمارے صوبہ بلوچستان کی آمدی پچاس کروڑ ہو سکتی ہے۔ جناب اپنے املاکہ تباہی حاصل کرنے کے لئے یہ تجزیہ اور مشورہ ہے کہ ان لمکسدر کے شبے کو پرانی بیانات کیا جائے اور یہ کسی مہیکیدار کے ذریعہ سے پرانشل نیکس کی وصولی کو یقینی بنایا جائے۔ پرانشل ایکسائزڈ پارٹیٹ کی کل

آہمنی تقریباً "ستراکھ نظاہر کی گئی ہے جناب اپیکر۔ ایک ایکساائز انپکٹر کی تعیناتی پر چالیس لاکھ خرچ آجاتے ہیں۔ جب کہ اس وقت پورے صوبے میں پچاس سے زائد ایکساائز انپکٹر کام کر رہے ہیں۔ جناب اپیکر امیں نے آج سیکریٹریٹ میں سنا ہے کہ حکومت بلوچستان کے اس فیپارٹمنٹ یعنی ایکساائز فیپارٹمنٹ کی کل آمدن سینتا لیس لاکھ نظاہر کی گئی ہے اور اب اسے علیحدہ فیپارٹمنٹ بنارہے ہیں یا شاید بن بھی گیا ہے۔ جناب اپیکر ایسے جو غیر ترقیاتی اخراجات ہیں ان پر یہ ایک اور بڑا بوجھ ہے۔ اگر اس فیپارٹمنٹ کو پرائیویٹ نائز کریں تو چھالیس لاکھ یا سینتا لیس لاکھ کی بجائے ہماری آمدن چالیس کروڑ کی توقع کی جاتی ہے۔ جناب اپیکر امیں وزیر خزانہ سے یہ پوچھتا ہوں کہ بجٹ میں لیڈ روینو کی آمدن ایک کروڑ نظاہر کیا گیا ہے مگر ریونو کی تفصیلات کے مطابق انہیں سوتانوے چورانوے میں فروخت شدہ زمین ایک لاکھ سانچھ ہزار اور اس مد میں انہیں سوچورانوے پچانوے کے دوران متوغ آمدن ایک اسی ہزار نظاہر کی گئی ہے یا ایک سانچھ ہزار نظاہر کی گئی ہے لیکن ایک لاکھ اسی ہزار یا ایک لاکھ سانچھ ہزار میں تو آج کل ایک پلاٹ بھی نہیں آتا ہے۔ نہیں خریدا جاسکتا ہے تو اس فیپارٹمنٹ کا کیا فائدہ ہے؟ صوبائی حکومت نے سود کی مد میں دس لاکھ آمدن و کھانی ہے تو صوبائی حکومت بھی کچھ نہیں تو کم سود میں ملوث ہے۔ دس لاکھ روپے سے ہمارے صوبے کے عوام کا کیا فائدہ ہے؟ (مداخلت)

جناب ڈپلی اپیکر :- کوئی مداخلت نہ ہو جی۔

مولانا عبد الباری :- جناب اپیکر! سودا اللہ جل شانہ کے خلاف اعلان جنگ ہے، سود سارے سرمایہ کا یا خزانہ کسی خاص (مداخلت)

جناب اپیکر امیں چوہارہا ہوں ان کی بجٹ تقریر کے حوالے سے بتلارہا ہوں۔

جناب ڈپلی اپیکر :- آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

مولانا عبد الباری :- ایک کروڑ دس لاکھ کی آمدن کا ذریعہ بنایا گیا ہے لیکن یہ

النصاف ملتا ہے؟ کہاں ہے النصاف؟ یہ النصاف کس چیز کا نام ہے؟ اس چیز سے ظاہر ہوتا ہے کہ شعبہ النصاف کے لئے ایک کروڑ سامنہ لاکھ بلوچستان کے عوام کا خون چوری کرائیشی ہو رہی ہے۔ ابجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی آمدنی اسی لاکھ روپے ظاہر کی گئی ہے اور ہیئتہ دو ڈیپارٹمنٹ کی آمدنی پچاس لاکھ روپے ظاہر کی گئی ہے۔ جناب اپنیکر ابجوکیشن اور ہیئتہ دو ایسے اہم شے ہیں جن سے معاشرہ کو ترقی ملتی ہے۔ ان سے معاشرہ کو ترقی کی بنیاد ملتی ہے۔ لیکن ہماری حکومت نے ہیئتہ اور ابجوکیشن کو بھی آمدنی کا ذریعہ بنایا ہے۔ جناب اپنیکر یہ تھا آمدنی کا کچھ مختصر ساختا کر۔ اب میں اخراجات یا خرچہ جات کی طرف آتا ہوں۔ اخراجات اور قرضہ جات کی ادائیگی کے لئے دو ارب پیکیس کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ انیں سو تراویے چورانوے میں اصل زر تمیں کروڑ پیکیس لاکھ ہے۔ جب کہ اس پر سود مل ملا کا انعامہ کروڑ روپے تک جا پہنچتا ہے۔ جناب اپنیکر بلوچستان اتنا پہمانہ صوبہ ہے اور اس پر اتنا قرضہ یہ ہمارے لئے ایک الیہ ہے اور لمحہ غیریہ ہے۔ ابھی بھی وقت ہے کہ صوبہ کی کفایت اور خود کفالت اور کفایت شعاراتی کے بارے میں صدقہ دل سے مزید کوشش کریں اور سوچیں۔ جناب اپنیکر گندم کی نقل و حمل کے لئے پیکیس کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ جناب اپنیکر گندم کی نقل و حمل کے لئے یا گندم کی نقل و حرکت کے لئے پیکیس کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ پیکیس کروڑ اس محکمہ کا غیر ترقیاتی بجٹ اس سے کم بھی نہیں ہے جناب اپنیکر! مجھے یاد پڑتا ہے جب میں اس محکمہ کا وزیر تھا۔ تو اس محکمہ کا سارا بجٹ دوسو کروڑ روپے تھا۔ اس محکمہ کے بارے میں میں نے پہلے بھی تجویز دی تھی اب بھی تجویز دے رہا ہوں۔ کہ گندم کی نقل و حمل کو پرائیوٹ نائز کیا جائے۔ اور اس ڈیپارٹمنٹ ک سرے سے ختم کیا جائے۔ اگر وزیر صاحب ناراض ہوں۔ جناب اپنیکر! جب میں اس محکمہ کا وزیر تھا تو میں نے مرکزی حکومت کو بھی یہ مشورہ دیا تھا کہ اس ڈیپارٹمنٹ کی سرے سے ضورت ہے ہی نہیں۔ کیونکہ جناب اپنیکر میں نے اپنی وزارت میں صرف اپنی ذات کو بچایا کیونکہ یہی رقم صرف آفیسروں بالا حکام اور نیکیداروں کے جیب میں چلی جاتی ہے۔ شاہد وزیر خزانہ کو بھی پتہ ہے۔ جناب

اپنی! جزء ایڈیشن کے لئے ایک ارب چوتھیں کروڑ روپے اپنی کشیر رقم خرچ ہونے کے باوجود دلچسپی اور دھاتی علاطے میں انتظامیہ مکمل طور پر معلوم ہو گئی ہے۔ اور قائل میں نواب صاحب سردار اور خاتمن کے زیر اثر اگر انتظامیہ میں اپنا وجود کھو چکی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ صوبائی دارالحکومت کو بھی شرجمان سے انتظامیہ آفیسر سے لیکر ادنی آفیسر تک تمام مشینری موجود ہے۔ لیکن آئے دن قتل ڈیکٹن اخوا فروش غیر قانونی دستوں کا گفت روز کا معمول اور شوشا بن چکا ہے۔ جناب اپنی! آپ خود کہتے ہیں کہ اسیل کے آس پاس جو سرکار کی میشیا کھڑی ہے یا ہمارے صاحبان کی میشیا کھڑی ہے۔ یہ کیوں کھڑی ہے۔ جب ہمارا قانون سارا ارادہ غیر محفوظ ہے۔ جب گورنمنٹ خود غیر محفوظ ہے تو پھر ہم عوام کو کیا پروٹکشن دے سکتے ہیں۔ اس وقت آپ کو معلوم ہے جناب اپنی! ہمارا ڈپٹی کشٹر انگستان میں بیٹھا ہے۔ جو ہماری حکومت کیلئے بڑے پھروری کی بات ہے۔ جناب اپنی! صوبے کے موجودہ گورنر عمران اللہ خان صاحب نے صوبے کے مفاد میں امن و امان کے حوالے سے ایک مختصر قدم اٹھایا ہے۔ جو قابل تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے امن و امان کے لئے مختص شدہ رقم ایک ارب بیس کروڑ روپے خرچ کی جائے گی۔ اتنی ضخیم رقم کے باوجود یہاں صوبے میں نہ امن ہے نہ امان۔ لفظ دو ہیں نہ امن ہے نہ امان۔ جناب اپنی!

اتنی بڑی رقم خرچ کرنے کے باوجود عوام کو ناجائز نکل کر کے اپنی جیبوں اور عیاشیوں کے لئے رقم وصول کی جاتی ہے۔ پولیس تھانے اور چیک پوسٹس فروخت ہو رہی ہیں میں خیال میں حوالدار صاحب سے لیکر بڑے تک سب کا ایک کنکشن ہے فروخت اور تجیکید اری کار دبار کا۔ جناب اپنی! ایک لفٹے کے طور پر اتنی بڑی رقم جو الحموں نے امن و امان کے لئے رکھی ہے ایک بیس کروڑ روپے یہاں پر جو امن و امان خراب کرنے والے دہشت گردوں اور ان کے سرپرستوں کے حوالے کے جائے تو بغیر تکلیف اٹھائے ہوئے تو صوبے میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ (آپس میں باشیں) جناب اپنی! اس طرف تو شدشور ہے جس طرح ہمارے وزراء کسی تقریب میں بھٹھیں ہوں۔ جناب اپنی! اقصادی خدمات کے لئے میں زراعت

ایریگھشن وغیرہ وغیرہ میں مختص شدہ رقم اس کے لئے رقم ایک ارب کروڑ اور سماجی خدمات کے لئے تین ارب ایکس کروڑ معاشرتی خدمات کے لئے ایک ارب سے کچھ زیادہ جناب اپنیکر! یہی غیر ترقیاتی بحث کا معمولی خاکہ تھا۔ اقتصادی خدمات میں ایریگھشن ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے ہمیشہ وزیر صاحب۔ وزیر ایریگھشن پڑتے نہیں کہاں چلے گئے۔ وہ آئیں گے کیا میں ان کا انتظار کروں یا آپ انھیں بتا دیں گے۔ وہ پانی پینے کے ہیں۔ جناب اپنیکر! وزیر ایریگھشن کے بیان چھپتے رہتے ہیں کہ یہاں پر پانی کی سطح جلدی سی نیچے کی طرف جاری ہے۔ سطح زمین کا جو پانی ہے وہ نیچے کی طرف جاری ہے۔ وہ بیانات دیتے رہتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے کوئی مستقل حل اور کوئی مستقل بندوبست ابھی تک نہیں کیا ہے۔ ڈیپارٹمنٹ زمین یا کوئی اور ڈیم اس مسئلے کا حل نہیں ہے۔ معاشرتی خدمات کے حوالے سے پہلک ہیلتھ انجینئرنگ نے حکومت بلوچستان کی ہدایت پر یہ پالیسی اپنائی ہے کہ منصوبہ آبنوش تحریک کرنے کے بعد ہر آبنوش کا منصوبہ کمیٹی کو یا محلے کی کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ہے۔ اور وہی کمیٹی اس منصوبہ کا ذمہ دار ہو گا۔ ڈیپارٹمنٹ اس منصوبہ سے بری الذمہ ہو گا۔ جناب اپنیکر! غیر ترقیاتی اخراجات میں پہلک ہیلتھ انجینئرنگ پر ایک ضخیم رقم خرچ کی جاری ہے لیکن حکومت کی اس پالیسی کی بناء پر محکمہ پہلک ہیلتھ انجینئرنگ اپنی افادیت کھوچکا ہے۔ لہذا اس ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں بھی میری تجویز ہو گی کہ اس ڈیپارٹمنٹ کو ماضی کی طرح دوبارہ ایریگھشن میں ضم کیا جائے اور غیر ترقیاتی اخراجات کی ایک کثیر رقم بجا کی جائے۔ جناب اپنیکر بی اینڈ آر اور موافقات آپ کو معلوم ہے اس میں ایکسین۔ ایں ڈی او کی اکٹر انفر پوسٹنگ اور اس کی پرستی پر ایکسین صاحبان وغیرہ وغیرہ اکٹلیس فیصد کمیشن وصول کر رہے ہیں۔ جناب اپنیکر! ایک صاحب مجھے بتا رہے تھے کہ قلات میں گیارہ لاکھ کی ایک اسکیم ایک دن میں مکمل کی۔ میں نے کہا یہ عجیب بات ہے یہ تو اللہ دین کا چراغ تو نہیں ہے تو انہوں نے کہا ایسی بات نہیں ہے۔ جناب والا! انہوں نے کہا کہ تیرہ لاکھ میں ۳۵ فیصد فخر صاحب کو دیا، ۳۵ فیصد باقی عملہ کلرک وغیرہ کو دیا۔ ۲ فیصد کام پر لگا۔ دس فیصد نہیک دار نے اپنی جیب میں ڈالا تو یہ ایک ہی دن

میں خرچ ہو گیا۔ موافقات اپارٹمنٹ کا جو ڈولپمنٹ ہے کچھ تیز ہے جیسا کہ وزراء صاحبان کی لینڈ کوزر کی رفتار تیز جا رہی ہے۔ جناب اسٹکر وزیر خزانہ صاحب نے اعلان کر دیا کہ تیس کروڑ خسارہ غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی کر کے پورا کیا جائے گا لیکن روایات یہی ہے کہ خسارہ ہیشہ ترقیاتی بجت سے پورا کیا گیا ہے۔ مثال کے طور ہمارے سابق ہوم مشر اور اس وقت کے وزیر اعلیٰ صاحب کو یاد ہوا کہ پچھلے بجت میں اکاسی کروڑ سرپس رقم رکھا گیا اور پہلی اینڈ ڈی اور فائننس کی طرف سے یہ کہا جاتا تھا کہ وقت کم ہے ہم پلانگ نہیں کر سکتے ہیں لیکن اس رقم کا اکاسی کروڑ سرپس رقم کا آج تک کوئی پتہ نہیں ہے۔ وہ کہاں گیا ہے ترقیاتی مد میں خرچ ہوا، غیر ترقیاتی مد میں خرچ ہوا، سیکرٹ فنڈ میں چلا گیا، کسی کھاتے میں چلا گیا ہے، دنیا میں ہے یا آخرت میں ہے، پتہ نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے۔

جناب اسٹکر ۱۹۹۵ء میں ٹوٹی اسکیمیں پی ایچ ڈی پی کے حوالے سے ۳۲۷ ہے۔ اس میں جازیہ اسکیموں کی تعداد جو ظاہر کی گئی ہے وہ ۳۶۹ ہے اور نئی اسکیموں کی تعداد صرف ۵۸ ہے۔ کیا کوئی حکومت یہ صوبائی حکومت جو وزراء صاحبان کی فوج ظفر فوج پر مشتمل ہے وہ پورا سال ۱۵۸ اسکیموں کو مکمل کرے گی اور اس کو پورا کرے گی۔ جناب اسٹکر یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ یہ ۱۵۸ اسکیموں کا پیسہ ہے یہ واقعی اسکیموں پر خرچ ہو جائے گا یا کلب یا دیگر ریسٹ ہاؤس کھاتے میں جائے گا، یا ان کے بدالے میں کوئی اور کام ہو جائے گا۔ جناب اسٹکر پی ایچ ڈی پی میں پلک ڈولپمنٹ پروگرام میں مثلاً ۳۶ فیصد پی ایچ ای کے لئے سولہ کروڑ مختص کیا گیا ہے لیکن اس رقم کی کوئی تقسیم یا نشاندہی نہیں کی گئی ہے۔ اتنا بھم بجت ہے کیا ہم اندھے ہیں کیا ہم اتنا بھم بجت کو منظور کریں۔ ابھی بھی وقت ہے کہ وہ حکومت اور اقتدار کے جو صاحبان ہیں وہ اس بجت کو روائیز Revise کریں۔ ردوداں کریں۔ جس طرح مرکز میں حزب اختلاف کے مشورے سے مرکزی بجت میں ردوداں ہو رہا ہے میرے خیال میں وزیر اعلیٰ صاحب اگر زیادہ وسعت نظری کا مظاہرہ کریں تو اس بجت کو روائیز Revise کریں اور میرے خیال میں، میں نے سنا ہے کسی وزیر سے کہ اس بجت کی منظوری اس کا بینہ

سے ہی نہیں لی۔ جناب اپنے کام اتنے نادان نہیں کہ وزیر خزانہ کے لفظوں کی ہی پھر کو منکور کریں۔ ہمیں وضاحت چاہئے جناب اپنے کام سے بڑی بات یہ ہے کہ ہماری بھی روایت رہی ہے کہ اکثر ہمارے وزراء خزانہ بجٹ کے جو ہلنہہ انگریزی میں پیش کرتے ہیں پچھلے سال میں وائٹ ہاؤس میں یعنی قرطاس ابھی تو اردو میں چھپا تھا ابھی پڑھ نہیں وہ بھی کسی خالے سے انگریزی میں چھاپ دیا ہے میرے خیال میں اکثر ہمارے ممبر صاحبان انگریزی بھی نہیں جانتے ہیں۔

جناب اپنے اتفاقی اسکیمیات جو ۲۶ صفحہ پر اچھے ذمی پی پروگرام میں دیا گیا ہے اس میں منقش شدہ رقم ۲۱ کروڑ ہے لیکن اس کی وضاحت نہیں کی ہے کہ وہ کون اسکیمیات پر خرچ کی گئی ہے۔ اس طرح ۲۹ صفحہ پر سماجی اور اقتصادی پروگرام کو تجزیہ کرنے کے لئے ۲۱ کروڑ پچاس لاکھ روپے رکھے گئے ہیں لیکن اس پروگرام کی بھی تفصیل نہ اردو۔

جناب اپنے اپنے ایسی ذمی پی پروگرام میں پیشین تاوپ تاخونوزی کی روز جس کا کل تخمینہ لاگت چھ کروڑ اسی لاکھ روپے ہے جس میں ایک کروڑ پچاس لاکھ ہوتے ہیں اور ۲۴ فیصد کام بھی کامل ہو چکا ہے لیکن موجودہ بجٹ میں اس اہم صوبے کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ اس روڈ کا سابقہ گورنر صاحب اور موجودہ وزیر اعلیٰ صاحب بارہار دورہ کرچکے ہیں اور ان کو حالات بہتر طور پر معلوم ہیں۔ دوسرے نمبر پر پیشین 'کربلا' حمزی روز جس کا توثیل تخمینہ سازی میں پانچ کروڑ ہے جس میں ایک کروڑ پچاس لاکھ روپے خرچ کے جاسکے ہیں۔ ستائیں فیصد کام کامل ہو چکا ہے۔ باقی ماندہ کام کرنے کے لئے اور کام کو کامل کرنے کے لئے کوئی رقم نہیں رکھا گیا ہے۔ پیشین تاہر سور تاقلہ حاجی خان روز جس کا تخمینہ لاگت پانچ کروڑ میں لاکھ روپے ہے اور اس کام پر ایک کروڑ پچاس لاکھ روپے خرچ ہے۔ ۲۹ فیصد کام کامل ہو چکا ہے لیکن ۹۷-۱۹۹۵ء میں اس کے لئے کوئی رقم منقش نہیں کی ہے۔ طور شاہ روز جس کا تخمینہ لاگت ۲۵ لاکھ روپے ہے جس میں سے اگر روزیر خزانہ صاحب اس کو نہ کرے تو بہتر ہے جس میں سے ۱۵ لاکھ روپے خرچ کر کے سامنے فیصد کام کامل کیا ہے۔ لیکن موجودہ بجٹ میں اس کے

لئے کوئی رقم مہیا نہیں کی ہے۔ اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

جناب امیرکراچی ایک طرف تو پلٹ پھین کے عوام کو نظر انداز کیا گیا اور دوسری طرف سی بجت اس بات کی غمازی اور عکاسی کرتا ہے نشاندہی کر رہا ہے کہ حزب اختلاف کے حوالے سے، ناطے سے ہمارے خلاف شدید انتقامی کا رروائی ہو رہی ہے۔

جناب امیرکراچی کا رروائی سے زیادہ جس نقصان کا اندازہ ہے وہ یہ ہے کہ اتنی بڑی رقم خرچ کر کے ان روڈوں پر جو بائیس تا سائیس فیصد مکمل ہیں بارشوں کے دوران بارش سے یہ سارا کام ضائع جانے کا اندازہ ہے۔ جناب امیرکراچی اوقاف ذپیارثمنث کے لئے ستر لکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ایک مسلمان صوبہ، ایک مسلمان ملک، محکمہ اوقاف کے لئے اتنی حقری اور قلیل رقم اپنے بجت سے فتح کرتا ہے اس کا میں ثبوت ہے کہ حکمرانوں کو مذہب سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور موجودہ بجت میں مذہبی اداروں کو اسلامی مدارس اور مساجد کو بالکل نظر انداز کیا ہے۔

جناب امیرکراچی میں نے بہت تکلیف سے ان سے جان چھڑایا۔ جناب امیرکراچی مسلمان ملک اور صوبہ ہوتے ہوئے محکمہ اوقاف کے لئے صرف ۰۰ لاکھ کی قلیل رقم رکھی گئی ہے جو مذہب سے عدم دلچسپی کا ثبوت سے ہا اور اسی طرح موجودہ بجت میں مذہبی اداروں کو اسلامی مدارس اور مساجد کو مکمل طور پر نظر انداز کیا گیا ہے جناب امیرکراچی آپ کو شاید یا رہ ہو گایا تاریخ میں پڑھا ہو گا کہ انگریزی دور حکومت میں اسلامی مدارس اور مساجد کے لئے یونیٹیشنی بہز نہیں لئے جاتے تھے۔ جب کہ اس ملک میں اور اس صوبہ میں جو اسلام کے نام سے معرف و وجود میں آیا ہے صاحب اقتدار لوگوں نے ان مدارس اور مساجد سے تمام سولیات لے کر بزرگی وصولی شروع کر دی ہے۔ جناب امیرکراچی چند تجاویز ہیں وزیر اعلیٰ صاحب اور روزی خزانہ صاحب نوٹ کریں اور پھر اس پر عمل کریں تمام ذمہ کو اڑ رہیں میں زنانہ ہاسٹل جس میں تمام سولیات موجود ہوں قائم کی جائے بلوچستان میں خواتین کے لئے علیحدہ یونیورسٹی قائم کی جائے معاشرتی برائیوں کے خاتمے کے لئے خوس اور عملی اقدامات کے جائیں اور اس عملی

قدم کے لئے شہر میں سماجی مختسب مقرر کیا جائے جس کے پاس فوجداری اختیارات بھی ہوں۔ ملازمتوں کے بارے میں جناب ایمپریکر صاحب آپ کو پڑھے ہے کہ مچھلے سال سے آگے مچھلے سال بھجھے یاد پڑتا ہے اخبار میں بیان تھا کہ ہمارے نوجوان اس حد تک ماہیوس ہو گئے ہیں کہ ہمارے بلوچستان یونیورسٹی کے ایک ملازم خود کشی کر رہے تھے اخبار میں بھی دیا تھا اور اس وقت مرکزی ملازمتوں میں بلوچستان صوبہ کا جو مخفی کردہ کوشہ ہے پانچ اعشار یہ ایک چار حاصل کیا چائے اور اس کے لئے موڑ اور سخت انداز سے احتجاج کریں میں نے ایک وزیر صاحب سے کہا کہ اسلام آباد سب اکٹھے ہائے حسب اقتدار یا حزب اختلاف اپنا حق حاصل کریں گے، جھینیں گے، بے ٹک آپ لوگ بھوک ہڑتال کریں، ہم آپ کے ساتھ روزے بھی رکھ سکتے ہیں۔ ہم تو بھوک ہڑتال نہیں کر سکتے ہم تو روزے رکھ سکتے ہیں۔ (ذیکر بجاۓ گئے)

مشترکہ مفادات کو نسل سے بلوچستان کے لئے پانی کا اپنا حصہ یعنی بنایا جائے۔ پہلیں ایک زرعی ضلع ہے اور مون سون میں یہ جو زیادہ بارش ہوتی ہے پہلوں میں ہم اس کو سو سے کم ہیں مون سون علاقہ ہے اس وجہ سے زرعی نسلات اور آبادی کی حفاظت کے لئے ڈیلے ایکشن ذمہ تعمیر کیا جائے۔ مچھلے اور اس میں بے ہوئے ڈپنسریون کو تعمیرات کو عملہ اور ادویات فراہم کیا جائے۔ جناب ایمپریکر ہمارے علاقے میں مثال کے طور پر ایک واڑ پلاٹی تھی جس کے لئے مچھلے اے ڈی پی میں تیرہ لاکھ روپے رکھا گیا تھا جس میں سے تین لاکھ روپے خرچ کیا گیا اور آٹھ لاکھ اے ڈی پی میں بھی شامل تھی پہنچ نہیں کس حوالے سے انہوں نے اے ڈی پی سے نکال دی۔ پھر میں نے وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی درخواست دیا ایک درخواست دیا اس پر بھی انہوں نے کچھ نہیں دیا۔ جناب ایمپریکر یہ عجیب بحث ہے کہ ہم اس بحث کے حوالے سے ہماری جو پرانی اسکیمیں ہیں وہ بھی نکال رہے ہیں۔ ہمارے پہلیں میں بہت سی ایسی اسکیمیں ہیں جو آن گونگ On going نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ بند خوشنده خالہ کی صفائی بند خوشنده خالہ صوبے کا تاریخی

ورشہ ہے اس کی صفائی کے لئے میرے خیال میں رقم بھی منظور کی گئی ایشیائی بینک یا کسی اور بینک کے حوالے سے لیکن پتہ نہیں کیوں وہ پہرے استعمال نہیں کیا گیا لیکن وزیر صاحب کے علم میں، میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ آپ کا اگر کوئی کام کا ارادہ ہے تو وہاں کے آباد کار ہیں ان سے بھی ذرا مشورہ کریں کیونکہ اس زمین پر کوئی پرانا جھگڑا بھی ہے۔ جناب اسٹریکر ایم پی اے فڈ کو کم از کم ایک کروڑ دیا جائے۔ پچاس لاکھ سے کیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں میری اس بات کی تائید ہمارے وزراء صاحب بھی کر رہے ہیں۔ جناب اسٹریکر ہماں پر کچھ پولٹیکل اور سیاسی پارٹیاں بلوچ اور پشتون کا نام لے کر قوم پرستی کی بات کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں حقیقت ہے کہ دونوں کے درمیان آپس میں کچھ خدشات یا توهات ضرور ہوں گے اس بارے میں اس طرف کہہ رہے ہیں جو قوم پرست ہیں کہ افغان اور پشتون ہمیں کھارہا ہے اور اس طرف پشتون قوم پرست ہیں وہ اپنے جلوسوں میں کہہ رہے ہیں کہ سارا پروجیکٹ بلوچ لے رہے ہیں۔ پشتون کو کچھ نہیں ملا ہے تو میرے خیال میں اس مسئلہ کا آسان حل یہ ہے کہ ایک دن اسلامی میں مقرر کیا جائے اور اس کے لئے دو قوی مسائل کے نام سے ایک ایجنڈا مقرر کیا جائے تاکہ اسلامی کے فلور پر اس پر بحث ہو جائے اور اس پر فیصلہ ہو جائے اور جناب اسٹریکر میں ضرور میں بھیت مسلمان ہمارا نفر ہے نہ بلوچ نہ افغان مسلمان مسلمان۔ اس حوالے سے ہم بھی حصہ لیں گے۔ جناب اسٹریکر اس طریقے سے آخر میں بلوچستان صوبائی اسلامی ملازمین کو ایک مہینہ کی بونس تحریک دیا جائے جس طریقے سے یہ روایت رہی ہے۔ بونس بونس جناب اسٹریکر وہ تو ہم کو دھمکی دے رہے ہیں کہ آپ کے فڈ سے کام دیں گے۔ ابھی تک آپ لوگوں نے دیا نہیں ہے آپ ایک مرتبہ دے دیں پھر کاث لیں۔ پچھلے سال بھی مجھے یاد ہے جناب اسٹریکر بحث میں پبلک ہیلتھ سیئر بر بہت بڑا پہرہ رکھا گیا۔ میں خود پر ایڈڈی گیا انہوں نے مجھے فرست دکھایا کہ اسی فہرست میں سترہ کروڑ روپے سال کے درمیان میں پبلک ہیلتھ سیئر سے نکالے گئے ہیں۔ غیر ترقیاتی اخراجات میں کسی صرف گاڑیوں کی خرید پاپا بندی یا بیرون ملک میں علاج پر پا بندی سے خاطر خواہ کی واقع نہیں ہو سکتی

ہے بلکہ اس پارے میں بہتر تجویز یہ ہے کہ غیر ترقیاتی اخراجات کی ایک بڑی وجہ وزراء کی ایک فوج ٹلفر موچ ہے۔ جناب اپنے اگر اس طرف سے ہمارائی کا جو پارلیمانی گروپ ہے وہ رضا کار انہ طور پر اپنی پارلیمانی گروپ سے ایک یا دو وزیر رکھا جائے تو اس سے میرے خیال میں صوبے کا جو غیر ترقیاتی اخراجات ہیں وہ کم ہو سکتا ہے۔ اور بھی ہمارے آزاد ہندوچن بھی جناب اپنے گاؤں کے حوالے سے بھی ایک وزیر کے پاس چار گاڑیاں ہوتی ہیں اور ان کے بچے سندھ میں پڑھتے ہیں وہ یہاں سے بلوچستان سے اپنے بچوں کو اٹھا کر سندھ میں روزانہ پڑھنے کے لئے لے جاتے ہیں اور میرے خیال میں ہمارے ایسے وزراء صاحبان ہیں جن کے پاس میں سے لے کر پہنچنے تک گاڑیاں زیر استعمال ہیں۔ بے شک ان کے گھر کے زیر استعمال ہیں لیکن ان کے جو پولیٹیکل درکرز ہے جو گاڑی بھی نہیں چلا سکتی ہے۔ ایک صیہر کے بجائے تیرا گیہر لگا رہا ہے۔ ہمارے پیشین میں تو میں نے دیکھا ہے اور یہ ان گاؤں کی فرست ہے جو وزیر ایڈجی اے ڈی صاحب نے اپنے درکوں پر شفقت فرمائے سرکاری گاڑی سرکاری پیروں سے سے اور سرکاری اخراجات سے اپنی سیاسی مقاصد کے لئے یا قبائلی مقاصد کے لئے یا قبائلی بھگڑوں کے لئے وہ استعمال کر رہا ہے۔ جناب اپنے اگر آپ کو لست تو یہ ہے اس میں گاڑی کا نمبر بھی ہے۔ نام بھی ہے کہ ہمارے ایس ایڈجی اے ڈی صاحب جناب اپنے میں نے کچھ تعمیری انداز میں کچھ تنقید بھی کی اور کچھ تجاویز بھی دیں اگر ہمارے حزب اقتدار والے ذرا سختی فکر سے اور تعمیری انداز میں اس پر سوچ لیں اور اس بحث کو رویا ارز کریں اور دوسری بات یہ ہے کہ اکثر ایسا ہوتا رہتا ہے کہ یہاں سے اس سبلی سے بحث کی منظوری لے لی جاتی ہے اور پھر سیکریٹریٹ میں جا کر ہمارے آفیسر صاحبان پیور و کریٹ پیٹھ کراس بحث کو رویا ارز کرتے ہیں ری بجٹ Rebudget بناتے ہیں تو جناب اپنے جب بحث پیش ہوتا ہے تو کم از کم اگر آپ کے اندر اتنی وسعت نظری ہے جس انداز سے آپ شو کر رہے ہیں تو آپ اس بحث کے حوالے سے دوبارہ اس بحث کو دوبارہ حزب اختلاف کو بھاکر اس میں بیٹھ کر ہمارے ذہن میں جو تجاویز ہیں نیک نیتی سے ہم آپ

کے سامنے پیش کریں گے۔ ہمارا نہ اختلاف برائے اختلاف ہے بلکہ ہمارا اختلاف صوبے کی مفاد اور اسلام کے مفاد کے لئے۔ جناب اسپیکر! میں آپ کا اور ایوان کا مشکور ہے۔ و ما علینا الا البلاغ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- جناب ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون و پارلیمنٹی امور الیس اینڈ جی ڈی اے) :- جناب اسپیکر صاحب میرے خیال میں مولانا باری کی اتنی بیخ تقریر کے بعد آپ لوگوں میں اور ہم لوگوں میں بھی کوئی سکت باقی نہیں رہی ہے۔ اگر کل پر ملتوی کیا جائے تو میں بھی کل اس میں حصہ لے لوں گا میرا خیال ہے عصر کی نماز کا وقت ہے تو آپ سے درخواست ہے کہ اجلاس ملتوی کرویں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- کوئی اور معزز رکن۔ اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۲۶ جون ۱۹۹۳ء بوقت تین بجے سہ پر تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس پانچ نجع کر پڑ رہا تھا (سہ پر) مورخہ ۲۶ جون ۱۹۹۳ء (بروز یکشنبہ) تین بجے (سہ پر) تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

SCHEMES OF BALOCHISTAN INCLUDED IN FEDERAL PSDP 1993-94

Rs. IN MILLION

S.NO	NAME OF SCHEME	ALLOCATION 1993-94
<u>TRAINING</u>		
131.	Training facilities in Pakistan (UNDP) (VII/86- 87) Appd/300	50.000
132.	Establishment of new training institution	20.000
<u>OVERSEAS (GATEWAY SATELLITE EARTH STATION ETC)</u>		
133.	Improvement of domsat Earth Station Malak, Gilgit, Skardu and Gwadar	7.600
<u>WELFARE ETC.</u>		
134.	Provision of 3500 of staff Quarters Residential Accommodation in KTR, LTR, ITR, CTR, WTR, NTR, FTR, STR, OTR, training Region and PTC H/Qs, Islamabad.	180.510
<u>P.C.Os IN RURAL AREAS</u>		
135.	Provision of 5000 LD PCOs in Pakistan (IV/91-92) Appd/300	310.000
<u>OIL & GAS DEVELOPMENT CORPORATION</u>		
136.	Pirkoh Development Project Phase -III	147.000
137.	Dhodak Development Project	1100.400
138.	UCH Development Project	252.000
139.	Joint Venture Schemes	3572.700
<u>NATIONAL HIGH WAYS AUTHORITY</u>		
140.	Forth Highway Project (BRD)	910.000
141.	Maintenance Backlog Reduction Programme Phase-I (Appd). (IBRD)	725.000
142.	Re-surfacing & Strengthening Programme (Appd). (IBRD)	400.000
143.	Improvement of N-25 Karachi Quetta	440.000
145.	Improvement of N-40 Quetta - Taftan	520.000
146.	N-50 Kuchlak Dhanasar Mughalkot	40.000
147.	On going Provincial Projects nearing completion	12.000

SCHEMES OF BALOCHISTAN INCLUDED IN FEDERAL PSDP 1993-94

Rs. IN MILLION
**ALLOCATION
1993-94**

S.NO	NAME OF SCHEME	ALLOCATION 1993-94
PAKISTAN TELECOMMUNICATIONS CORPORATION		
400000 NEW TELEPHONE LINES		
120.	Expansion of local telephone system by 446,000 lines in Pakistan (III/89-89)Appd/300	900.000
121.	Expansion of local telephone system in Pakistan by 275,000 lines, (Phase-II), 7th Plane (XVII/90-91)	500.000
122.	Installation of 100000 addition telephone lines in LTR during 7th Five Year plan (VI/92-93) Appd/300.	500.000
123.	Inst. of 120000 addition telephone lines in CTR, FTR, NTR, Str, and STR during 7th Five year Plan (X/92-93) Appd/300)	1000.000
LONG DISTANCE NETWORK		
124.	Provision of Multiplex equipment between Sukkur Quetta (I/91-92) Appd 300.	23.060
TRANSPORT AND NEW EXPANSION		
125.	Providing NWD facilities to 62 important towns and 121 tehsil headquarters in Pakistan during 7th Five year plane (XVIII/89-90) Appd/300.	42.920
126.	Installation of 500 trunk position during 7th Five year plan (III/91-92) Appd/300.	157.000
127.	Provision of NWD facilities to 92 new station and expansion of existing DTEs & terminal during 7th Five Year Plan (Phase-II)(XIX/91-92) Appd/300	788.850
BUILDING		
128.	Construction of Administrative Block for WTR Quetta (III/92-93) Appd/300.	20.390
129.	Construction of boundary Wall for protection of Microwaves station (Key points) for WTR Quetta	9.3
REHABILITATION OF NETWORK		
130	Replacement of 75000 telephone lines including associated un-servicable cable network and A/C plants and also 300 vehicles (X/91-92) Appd, 692.	817.000

SCHEMES OF BALOCHISTAN INCLUDED IN FEDERAL PSDP 1993-94

S.NO	NAME OF SCHEME	Rs. IN MILLION ALLOCATION 1993-94
108.	Grant in Aid for Social Work Education to Universities, Lahore, Jamshoro, Karachi, Peshawar and Quetta.	0.037
109.	<u>National Council of Social Welfare</u> Financial Support and Technical Assistance to the voluntary Welfare Agencies through the National Council of Social Welfare.	5.021
110.	Grant for self-helping projects (on all Pakistan Basis).	0.777
111.	Grant for Evaluative Research studies and publication of literature (On all Pakistan Basis).	0.400
<u>RESEARCH, STUDIES AND PLANNING</u>		
<u>PLANNING AND DEVELOPMENT DIVISION.</u>		
112.	Human Development Umbrella project (UNDP)	7.433
113.	Economic Research Programme	0.733
<u>ENVIRONMENT</u>		
<u>ENVIRONMENT & U.A DIVISION</u>		
114.	Institutional strengthening of Pakistan environmental Protection (World Bank) (App)	10.744
115.	Environmental Awareness though the use of Mass Media (App)	1.467
<u>WAPDA</u>		
116.	<u>THERMAL</u> 63 MW CCP Quetta	61.300
117.	<u>TRANSMISSION</u> 220 KV Guddu-Sibi Quetta T/Line	190.000
118.	<u>DISTRIBUTION</u>	
119.	Distribution of Power (Urban) Distribution, Rehabilitation, Renovation and Augmentation	798.000 1552.000

SCHEMES OF BALOCHISTAN INCLUDED IN FEDERAL PSDP 1993-94

S.NO	NAME OF SCHEME	Rs. IN MILLION ALLOCATION 1993-94
93.	Mobile service unit	1.590
94.	Productive health services	6.550
95.	Involvement of TBA's In Population Welfare Programme	1.080
96.	Family Planning workers supervisors and training centres	3.460
97.	Involvement of health outlets and Provincial line departments in Population Welfare Programme	1.000
98.	Involvement of registered medical practitioners Hakims	0.650
99.	Communication strategy	2.000
100.	Innovatives	0.400
101.	Transport	3.850.

SOCIAL WELFARE

ESTABLISHMENT DIVISION

Staff Welfare Organization

102.	Provision of Transport/Ambulance Service at Islamabad, Peshawar, Lahore, Quetta and Karachi.	0.293
103.	Provision of Rehabilitation Aids to the Disabled Federal Government Employees and Their Dependents.	0.367
104.	Stipend for the purchase of Text Books, Note Books etc. for the school/college Going Children of the Federal Government Employees.	2.932
105.	Incentive for Talented Children of Federal Government Employees.	0.806

SPECIAL EDUCATION AND SOCIAL WELFARE DIVISION

D.G. of Special Education

106.	Special Education Centres at Provincial.	3.665
107.	Special Education Centres at Divisional/District Headquarters Level.	0.440

Social Welfare Services.

SCHEMES OF BALOCHISTAN INCLUDED IN FEDERAL PSDP 1993-94

S.NO	NAME OF SCHEME	Rs. IN MILLION ALLOCATION 1993-94
------	----------------	---

PAKISTAN TELECOMMUNICATIONS CORPORATION

400000 NEW TELEPHONE LINES

120.	Expansion of local telephone system by 446,000 lines in Pakistan (III/89-89)Appd/300	900.000
121.	Expansion of local telephone system in Pakistan by 275,000 lines, (Phase-II), 7th Plane (XVII/90-91)	500.000
122.	Installation of 100000 addition telephone lines in LTR during 7th Five Year plan (VI/92-93) Appd/300.	500.000
123.	Inst. of 120000 addition telephone lines in CTR, FTR, NTR, Str, and STR during 7th Five year Plan (X/92-93) Appd/300	1000.000

LONG DISTANCE NETWORK

124.	Provision of Multiplex equipment between Sukkur Quetta (1/91-92) Appd 300.	23.060
------	--	--------

SCHEMES OF BALOCHISTAN INCLUDED IN FEDERAL PSDP 1993-94

S.NO	NAME OF SCHEME	Rs. IN MILLION ALLOCATION 1993-94
77.	PTDC Reception Unit at Koh-e-Taftan	2.000
78.	PTDC Reception Unit at Chaman	2.000
79.	Six Chairlifts (Swat, Kaghan, Chitral, Karachi and Islamabad)	25.000
80.	Purchase of Luxury Buses	18.000
	<u>YOUTH AFFAIRS DIVISION</u>	
81.	Tehsil level sport stadia at Jhat Pat	0.500
82.	Youth Development fund	3.532
	<u>CULTURE AND SPORTS DIVISION</u>	
	<u>ARCHEOLOGY</u>	
83.	Restoration and Renovation of Quaid-i-Azam's Residency at Zariat.	1.919
	<u>CULTURE</u>	
84.	Schemes for Conservation and Renovation of historical monument.	54.975
85.	Educational Services	1.054
	<u>SPORTS</u>	
86.	Sport Stadia at Kalat, Sibi and Makran	0.343
	<u>MANPOWER AND EMPLOYMENT</u>	
	<u>LABOUR DIVISION</u>	
87.	Worker Education Programme (UNDP)	3.232
	<u>WOMAN DEVELOPMENT</u>	
88.	<u>WOMAN DIVISION</u>	
	Block allocation for the Ministry	85.761
	<u>POPULATION WELFARE</u>	
	<u>FEDERAL PROGRAMME</u>	
89.	Non-Governmental organizations	35.000
90.	Communications strategy	60.000
	<u>BALOCHISTAN</u>	
91.	Provincial Division District and Tehsil setup	22.750
92.	Family Welfare centers	9.620

SCHEMES OF BALOCHISTAN INCLUDED IN FEDERAL PSDP 1993-94

S.NO	NAME OF SCHEME	Rs. IN MILLION ALLOCATION 1993-94
60.	Establishment of Technical training centre in PSTC for precision mechanical and instrument technology Quetta	3.665
61.	Estab. of PCSIR Laborites Quetta (App)	2.932
	PAKISTAN COUNCIL FOR RESEARCH IN WATER RESOURCES	
62.	Irrigation systems management programme country wide (USAID)	3.665
63.	Water resources research centres (Country-wide)	2.932
	NATIONAL INSTITUTE OF OCEANOGRAPHY	
64.	Oceanographic sub-station Gwadar	3.665
	MASS MEDIA	
	M/O INFORMATION AND BROADCASTING	
	PAKISTAN TELEVISION CORPORATION	
65.	Rebroadcast Centre Loralai (App)	1.630
66.	66. Video playback Centre Der Bugti	5.016
67.	67. Rebroadcast Centre Wad (App)	0.800
68.	68. Rebroadcast Centre Lasbela (App)	1.000
69.	69. Video Play back Centre Zhob	0.800
70.	70. Video Play back Centre Turbal	2.199
71.	71. Video Play back Centre Duki	0.400
72.	72. Video Play back Centre Pasni	0.200
73.	73. Video Play back Centre Panjhur	0.800
	PAKISTAN BROADCASTING CORPORATION	
74.	10 KW MW Transmitter & Broadcasting House Zb(App)	2.000
75.	10 KW MW Transmitter & Broadcasting House Loralai	1.000
	CULTURE, SPORTS, TOURISM AND YOUTH	
	PAKISTAN TOURISM DEVELOPMENT	
	CORPORATION	
76.	Beach Motel at Gwader	5.000

SCHEMES OF BALOCHISTAN INCLUDED IN FEDERAL PSDP 1993-94

S.NO	NAME OF SCHEME	Rs. IN MILLION ALLOCATION 1993-94
MISCELLANEOUS		
49.	National Education Management Information System (NEMIS) FIU (USAID/UNDP/UNESCO)	0.367
BALOCHISTAN UNIVERSITY		
50.	Const. of Girls Hostel at Balochistan University.	0.368
51.	Consolidated project of university of Balochistan for the 7th five year plan (1988-93)	0.765
ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY		
52.	Integrated Function Literacy and Primary Education project for female in rural area (ODA).	0.788
53.	Development of material and teaching methodology for rural female (Netherlands).	1.081
UNIVERSITY CENTERS OF EXCELLENCE		
54.	Revised Development scheme of area study centre for middle east and Arab Countries, University of Balochistan.	1.070

HEALTH AND NUTRITION**HEALTH DIVISION****PREVENTIVE PROGRAMMES**

55.	Malaria Control Programme (USAID)	100.000
56.	Pakistan Child Survival Project in Primary Health Care (USAID)	0.733
HEALTH MANPOWER DEVELOPMENT		
57.	Bolan Medical College Quetta Revised (App)	50.000
58.	Health System Research Programme (IDA)	10.262
59.	<u>SCIENCE & TECHNOLOGY</u> Lump provision minor research projects.	7.330

PAKISTAN COUNCIL OF SCIENTIFIC AND INDUSTRIAL RESEARCH

SCHEMES OF BALOCHISTAN INCLUDED IN FEDERAL PSDP 1993-94

S.NO	NAME OF SCHEME	Rs. IN MILLION
		ALLOCATION 1993-94
31.	Third Primary Project FUC (PEDEP-III) World Bank	1.000
32.	Girls Primary Education Development Project with ADB assistance (FCU)	4.500
33.	Primary education Curriculum Reform Project (FIU) (UNICEF)	0.591
34.	TEACHER EDUCATION Teacher Training Programme (ADB) Qualitative and Quant. Imp. of teacher Edu:	5.451
35.	TECHNICAL EDUCATION Production of technical Text Books for Polytechnics.	0.300
36.	LITERACY AND MASS EDUCATION Use of Quranic Literacy of promotion of Female literacy	0.479
37.	Literacy Programme through Non-Formal means (FC-II) ADB.	3.880
38.	SCHOLARSHIP AND LOANS Scholarship For higher studies in science by UGC.	0.182 2.430
39.	Scholarship for research by UGC.	1.200
40.	Meritorious scholarship scheme	2.180
41.	President's 1000 scholarship phase -II.	1.759
42.	Education of talented student from rural/under development areas of FATA, FANA, AJK and Balochistan in Cadet Colleges/Public Schools.	2.500
43.	Merit scholarship scheme	14.660
44.	Post Doctoral training Abroad by UGC	0.733
45.	Quaid-i-Azam Scholarship scheme	7.730
46.	Scholarship Scheme of Quaid-i-Azam University (phase -III)	1.466
47.	100 Foreign Scholarship for talented students of BSP 1 - 15 FG Employees.	4.059
48.	President talent forming scheme phase -II	0.978

SCHEMES OF BALOCHISTAN INCLUDED IN FEDERAL PSDP 1993-94

S.NO	NAME OF SCHEME	Rs. IN MILLION	ALLOCATION 1993-94
19.	Acquisition of 50 Acres of land and const. of 250 quarters for FGS at Quetta. INTERIOR DIVISION FC BALOCHISTAN	2.933	
20.	Const: of Permanent accommodation for CAF at Various places Balochistan.	6.487	
21.	Construction of accommodation for FC (Ex - bc) at Quetta, Sibi.	1.466	
22.	Construction of accommodation for officers and followers for FC at Quetta.	0.733	
23.	Const. of For at Wadh Balochistan. COAST GUARDS	3.665	
24.	Const: of Ammunition magazine at Gwadar.	0.087	
25.	F.I.A Const of FIA office Block at Quetta. CIVIL DEFENCE	0.359	
26.	M/O LOCAL GOVT: & RURAL DEVELOPMENT Federal Rural and Water supply and sanitation coordination unit.	4.545	
27.	Const: 22 Levy Thanas at various places in Balochistan.	2.180	

RURAL DEVELOPMENT

28.	M/O LOCAL GOVERNMENT RURAL DEVELOPMENT ADB Farm to Market Road Project Phase -I (All Provinces)	135.000
29.	ADB Farm to Market Road Project Phase-II	435.000
30.	ADB assisted Provincial Highway Projects (Consultancy services for IInd FRM)	13.267

EDUCATION AND TRAINING
MINISTRY OF EDUCATION

SCHEMES OF BALOCHISTAN INCLUDED IN FEDERAL PSDP 1993-94

S.NO	NAME OF SCHEME	Rs. IN MILLION 1993-94
11.	Flood Sector Programme (ADB) M/O FOOD & AGRICULTURE ON-FARM WATER MANAGEMENT	700.00
12.	On Farm Water Management -III (IDA)	150.000
13.	On Farm Water Management -III (Japan)	333.000
	POWER	
14.	M/O WATER & POWER Village Electrification (Japan/IDA)	2000.000
	FUELS	
15.	M/O PET. & NATURAL RESOURCES Balochistan Coal Resources Evaluation Study (GSP ADB-GOB Joint Project 1990-91)	3.2984
	TRANSPORTATION & COMMUNICATIONS	
	M/O COMMUNICATION D.G PORTS & SHIPPING	
16.	Gwadar Fish Harbour (Mini Port Project) (Belgium)	191.000
	PAKISTAN POSTAL SERVICES CORP. MINISTRY OF RAILWAY AVIATION DIVISION	
17.	Construction of Accommodation at 5 small Airport (Pasni, Gwadar, Turbat, Skardu & Chitral).	0.615
	PHYSICAL PLANNING & HOUSING.	
	Govt Servant Housing	
18.	Const: of house for Fed: Govt employees under Prim Minister Programme to generate employment at Islamabad, Karachi, Lahore, Peshawar and Quetta.	11.728

SCHEMES OF BALOCHISTAN INCLUDED IN FEDERAL PSDP 1993-94**Rs. IN MILLION**

S.NO	NAME OF SCHEME	ALLOCATION 1993-94
AGRICULTURE		
FOOD & AGRI. DIVISION		
OIL SEEDS MAXIMIZATION		
1	National Oil seed Development Project (DA/IBRD)(App).	76.000
PLANT PROTECTION		
2	Construction of New Locust Outpost at Quetta (App).	1.800
AGRI. RESEARCH DIVISION		
AGRICULTURE RESEARCH		
3	Management of Agriculture Research and Technology Project.	17.645
4	Influence of Environment stress on Reproductive Physiology of selected Crops. Coordinated	4.240
5	Research Project for Improvement of Sheep & Wool in Pakistan.	3.529
6	FOOD & AGRI. DIVISION Subsidy on Fertilizer.	146.600
M/O PET. & NATURAL RESOURCES		
7	Duddar Lead Zinc Feasibility Study District Lasbela, Balochistan. Resource Development Programme.	17.791
8	Saindak Copper Gold Project District Chagai, Balochistan China.	1500.000
M/O WATER & POWER		
SURFACE WATER DEVELOPMENT		
9	Pat Feeder Canal (Rehabilitation and Improvement Project ADB-Japan)	1350.000
GENERAL INVESTIGATION		
10	1992 flood/Rain damage restoration Project (IDA/ADB/JAPAN/GERMANY).	800.000

FEDERAL ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME (1992 - 93)

S.No	NAME OF SCHEME	STATUS	ESTI- MATED	Rs. IN MILLION		
				TOTAL	FOREIGN AID	REVISED EXP.
						TOTAL PSDP
				UPTO JUNE 1992-93		1992-93
47.	Improvement of Quetta-Taftan N-4-(Appd).	AP	400.000	0.000	60.000	80.000
48.	Widening/Reconding of N-25 Hub-Bela-Saryab Road (Bela Khuzdar Section) (Appd).	AP	429.950	0.000	29,290	80.000
49.	Repair of flood damages N-65 (Quetta Sibi Section).	AP	102.000	0.000	2.000	8.820
50.	Improvement of N-40 Km 440-465 (Appd).	AP	9.950	0.000	5.900	0.000
51.	Const:Reconditioning of damaged structures repairs and bedecking, Culverts Kundi Khuzdar Section Km 223 to Km 386. 52.	AP	5.000	0.000	1.500	0.000
52.	Realignment of Quetta-Chaman Road (M-25) Beleifi bypass 6.5 Km.	AP	25.900	0.000	0.000	25.900
53.	Improvement of N-40 Quetta Taftan.	AP	1556.0000.000	0.000	120.000	
54.	Improvement of N-25 Karachi Quetta.	AP	2029.0000.000	0.000	150.000	
55.	Improvement of N-70 Qala-Iorlai D.G Khan. Feasibility Study	AP	950.000	0.000	0.000	120.000
56.	Coastal Road. (FUELS) Quetta Small	AP	12.250	0.000	0.000	12.250
57.	Industrial Estate. Pipeline for supply	AP	30.380	6.061	5.858	24.522
58.	E.O to Hub Power Project. (MINERALS)	AP	1712.000467.000	0.000	454.000	

FEDERAL ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME (1992 - 93)**Rs. IN MILLION**

S.No	NAME OF SCHEME	STATUS	ESTI-MATED TOTAL	COST TOTAL	REVISED EXP. UPTO JUNE 1992-93	TOTAL PSDP 1992-93
37.	Holiday Home, Ziarat.	AP	7.400	0.000	1.000	0.365
38.	Senior Citizens Club at Quetta.		2.437	0.000	0.078	0.211
CORPORATIONS						
PUBLIC SECTOR DEV. PROGRAMME 1992-93. (POWER)						
39.	Expansion of Coal Station Quetta (Study).	AP	0.000	0.000	1.000	5.000
40.	200 KV Guddu-Sibi Quetta Transmission Line. (TRANSPORT AND COMMUNICATION)	AP	55.000	202.000	477.000	425.000
41.	Provision of Multiplex Equipment Between Sukkur, Quetta.	AP	43.060	25.050	0.000	43.060
42.	Provision of Telecome Infrastruc-ture in Industrial Estate Quetta (III/89-90)	AP	9.100	3.700	7.480	0.470
43.	Appd/300. Construction of residence for General Manager/Director WTR, Quetta (XV/89-90) Appd/300.	AP	3.190	0.000	3.190	0.000
44.	Const: of Admn Office at Karachi, Hyderabad, Gujranwala, Islamabad, Peshawar, Quetta, Lohore, Multan and Faisalabad. Improvement of Domsat Earth Station Malach, Gilgit, Skardu and Gwadar.	AP	200.000	0.000	0.000	10.000
45.	Construction & Improvement D.I Khan Kuchlak Road, N-50 Km 142-525.9 (Appd).	AP	7.600	5.050	0.000	7.6000
46.		AP	766.000	0.000	60.000	50.000

FEDERAL ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME (1992 - 93)

S.No	NAME OF SCHEME	STATUS	ESTI- MATED	COST	Rs. IN MILLION		
					REVISED EXP.	TOTAL PSDP	UPTO JUNE 1992-93
					TOTAL 1992-93	FOREIGN AID	
25.	Establishment PCSIR Laboratories Quetta.	AP	55.490	0.000	2.000	4.000	
26.	MASS MEDIA Rebroadcast Centre,	AP	17.111	5.000	8.533	7.720	
27.	Loralai, Video Playback	AP	15.641	4.000	0.000	8.528	
28.	Centre Dera Bugti. Lower Power Booster	AP	5.890	2.315	0.000	0.000	
29.	Gawadur. Rebroadcast Centre,	AP	13.287	5.477	0.000	0.000	
30.	Kohlu. Low power Booster	AP	17.230	7.245	0.000	0.000	
31.	Khuzdar. 10 KW MW Transmitter and Broadcasting	AP	36.181	1.946	2.353	5.4000	
32.	House, Zhob. 10 KW MW Transmitter and Broadcasting House, Loralai (Under Revision).	AP	36.736	1.946	0.528	8.100	
33.	CULTURES, SPORTS, TOURISM AND YOUTH Camping Ground at Quetta.	AP	0.000	0.000	0.000	0.840	
34.	Nine Male Youth Vocational Training	AP	14.473	0.000	0.670	0.693	
35.	Centres in Balochistan. Nine Female Youth	AP	4.500	0.000	0.520	0.531	
36.	Vocational Training centres in Balochistan. Sports Stadia at Kalat, Sibi and Markran.	AP	15.000	0.000	0.748	0.450	
	IShot Pat	AP	2.500	0.000	1650	0.383	
	SOCIAL WELFARE						

FEDERAL ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME (1992 - 93)

S.No	NAME OF SCHEME	STATUS	ESTI-MATED	Rs. IN MILLION			
				COST	REVISED EXP.	TOTAL PSDP	
						UPTO JUNE	1992-93
				TOTAL	FOREIGN AID	JUNE	1992-93
17.	Balochistan Engineering College, Khuzdar, (BALOCHISTAN UNIVERSITY)	AP	292.135	112.930	3.407	3.066	
18.	Const: of Girls Hostel under P.M's Directive, Baln: University.	AP	7.364	0.000	1.139	1.744	
19.	Revised Consolidated Dev: Project for Balochistan University During Seventh Plan.	AP	54.330	5.000	19.750	7.200	
20.	Research/Teaching Linkage between the Department of Physics, University of Balochistan, Quetta & the Energy Studies Unit, University of Strathclyde, Glasgow, U.K. (CENTRES OF EXCELLENCE)	AP	19.733	19.733	0.500	0.200	
21.	Revised Development Scheme of Area Study Centre for Middle East and Arab Countries University of Balochistan, Quetta.	AP	25.736	11.120	0.000	1.800	
22.	Pakistan Study Centre, Quetta.	AP	44.193	14.010	0.000	1.800	
23.	HEALTH AND NUTRITION Baloch Medical College Quetta (Revised).	AP	1193.104	0.000	60.000	45.000	
24.	SCIENCE AND TECHNOLOGY Establishment of Technical Training Centre is PSTC for Precision Mechanical and Instruments Technology, Quetta.	AP	30.000	0.000	8.750	5.000	

FEDERAL ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME (1992 - 93)

Rs. IN MILLION

S.No	NAME OF SCHEME	STATUS	ESTI- MATED	COST	REVISED EXP.		TOTAL PSDP 1992-93
					TOTAL	FOREIGN AID	
	(GOVT. SERVANT HOUSING)						
8.	Acquisition of 50 Acres of AP Land & construction of 250 Quarters for FGS at Quetta. <u>(FC BALOCHISTAN)</u>	AP	177.330	0.000	12.500	4.500	
9.	Construction of Permanent accommodation for CAF at various places Balochistan.	AP	215.884	0.000	7.500	7.200	
10.	Const: of accommodation for FC (EX-BC) at Quetta & Sibi.	AP	73.014	0.000	0.500	1.800	
11.	Const: of accommodation for Officers & Followers fro FC at Quetta.	AP	5.660	0.000	0.200	0.900	
12.	Construction of Fort at Wadh, Balochistan <u>(COAST GUARDS)</u>	AP	0.000	0.000	0.000	0.900	
13.	Construction of Ammunition Magazine at Gawadur	AP	1.482	0.000	0.645	0.585	
14.	Construction of Check Post at Kumb Quarter Guards at Jiwani & Pasni. <u>(F.I.A)</u>	AP	6.443	0.000	0.191	0.360	
15.	Construdion of FIA Office Block at Quetta. <u>(CIVIL DEFENCE)</u>	AP	7.003	0.000	0.250	0.225	
16.	Civil Defence Training School, Quetta.		9.838	0.000	0.750	0.180	
	<u>EDUCATION AND TRAINING (TECHNICAL EDUCATION)</u>						

FEDERAL ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME (1992 - 93)

Rs. IN MILLION

FEDERAL ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME (1992 - 93)

Rs. IN MILLION

S.No.	NAME OF SCHEME	STATUS	ESTI-MATED	COST		REVISED EXP. UPTO JUNE 1992-93	TOTAL PSDP 1992-93
				TOTAL	FOREIGN AID		
AGRICULTURE							
1.	Construction of New Locust AP Outpost at Quetta.	AP	6.224	0.000	1.250	1.440	
MINERAL							
2.	Duddar Lead-Zinc Per-Feasi-bility, Study, Dist: Lasbela, Balochistan (NNDP/UNDTCD)	AP	140.677	90.950	21.265	36.702	
3.	Saindak Copper-Gold Project AP Dist: Chagai, Balochistan (China).	AP	6001.0003806.000392.237	758.200			
WATER							
4.	Pat Feeder canal (Rehabilitation) and Improvement Project (ADB - Japan).	AP	3066.720	1807.000	250.000	585.000	
5.	Village Electrification.	AP	0.000	0.000	0.000	2300.000	
FUELS							
6.	Balochistan Coal Resources Evaluation study (GSP-ADB-GOB Joint Project (1990 - 91).	AP	16.067	6.604	3.900	8.910	